اچھّے لوگ

مرتّب

عرفان خلیلی

فہرست عنوانات

اچھا مسلمان	۷
اچھا عمل کرنے والا	۱۴
اچھا نمازی	۱۷
اچھا روزہ دار	۲۴
اچھا خرچ کرنے والا	۲۷
اچھا مال دار	۲۹
اچھے والدین	۳۱
اچھی اولاد	۳۴
اچھا رشتہ دار	۳۷
اچھا پڑوسی	۳۹
اچھا شوہر	۴۱
اچھی بیوی	۴۴
اچھا معلم	۴۶
اچھا طالب علم	۴۸
اچھا میزبان	۴۹
اچھا مہمان	۵۰
اچھا محسن	۵۱
اچھا قرض خواہ	۵۲

اچھا قرض دار	۵۳
اچھا تاجر	۵۵
اچھا امام	۵۷
اچھا حاکم	۵۸
اچھا محکوم	۶۰
اچھا آجر	۶۲
اچھا مزدور	۶۴
اچھا مبلغ	۶۶
اچھا سائل	۶۸
اچھا رفیق	۷۰
اچھا مسافر	۷۳
اچھی وضع قطع والا	۷۵
اچھا لباس پہننے والا	۷۷
اچھا کھانے پینے والا	۸۱
اچھا مصائب جھیلنے والا	۸۵
اچھی گفتگو کرنے والا	۸۷
اچھا سونے والا	۹۰
اچھی عادت والا	۹۲
اچھے اخلاق والا	۹۷
اچھا بندہ	۱۰۳
اچھا ذکر کرنے والا	۱۱۴
قنوت نازلہ	۱۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینہ تو آپ روزانہ دیکھتے ہی ہوں گے۔ وہ آپ کے ظاہری حسن و قبح کو بتاتا ہے اور اسے سنوارنے میں مدد کرتا ہے۔ اگر آپ آئینے سے کام نہ لیں تو ہو سکتا ہے کہ ایک دن آپ اس حالت میں گھر سے باہر نکلیں کہ آپ کو جو دیکھے وہ دیکھتا ہی رہ جائے اور بعض منہ پھٹ تو آپ کا مذاق تک اڑانے میں بھی دریغ نہ کریں۔

اسی طرح کیا ایک ایسے آئینے کی ضرورت نہیں ہے جو ہمارے باطنی حسن و قبح کو نمایاں کر سکے، جس کو سامنے رکھ کر ہم اپنے اندرون کی خوبیوں کو نکھار سکیں اور برائیوں یا بدنمائیوں کو دور کر سکیں۔ یقیناً ایک ایسے آئینے کی سخت ضرورت ہے اور ایسے بہت سے آئینے موجود بھی ہیں، لیکن میں جو آئینہ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اسے میں نے اپنی ضرورت کے مطابق تیار کیا ہے۔ اس کے اجزا وہی چودہ سو سال پرانے ہیں۔ کوئی ایک بھی نیا نہیں ہے، لیکن ان کو ترتیب دینے میں میں نے یہ کوشش کی ہے کہ ایک اچھوتا پن پیدا ہو جائے تاکہ یہ ہمارے لیے زیادہ مفید ثابت ہو سکے۔ آپ بھی اسے دیکھیے، لیکن اس سے فائدہ اٹھاتے وقت مرتب کتاب کو نظرانداز نہ کیجیے! جزاک اللہ!

چلتے چلتے یہ بھی عرض کردوں کہ میں نے اس آئینے کی تیاری میں مندرجہ ذیل نسخوں سے مدد لی ہے۔

(۱) زادسفر ترجمہ ریاض الصالحین

(۲) شمائل ترمذی

(۳) راہ عمل

(۴) حصن حصین

(۵) اذکار مسنونہ

اللہ تعالیٰ ان کے مرتبین و مترجمین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

عرفان خلیلی
رام پور
دسمبر ۱۹۷۵ء

اچھا مسلمان

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اعمال کا دارومدار صرف نیت پر ہے۔ اور آدمی کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عمرؓ)

(۲) ایک آنے والے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا :

"ایمان کیا ہے؟" آپؐ نے فرمایا :

"ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی بھیجی ہوئی کتابوں کو، اس کے رسولوں کو اور آخرت کو حق جانو اور حق مانو اور اس بات کو بھی مانو کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی طرف سے ہوتا ہے چاہے وہ خیر ہو یا شر۔"

(مسلم۔ حضرت عمرؓ)

(۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا :

"جانتے ہو الہ واحد پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟" انہوں نے عرض کیا:

"اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر علم رکھتے ہیں۔" آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"ایمان یہ ہے کہ آدمی اس حقیقت کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز ٹھیک طریقے سے ادا کرے، زکاۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے"۔

(مشکوۃ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"جس نے اللہ کے لیے دوستی کی اور اللہ کے لیے دشمنی کی اور اللہ کے لیے دیا اور اللہ کے لیے روک رکھا' اس نے اپنے ایمان کو مکمل کیا۔"

(بخاری۔ حضرت ابوامامہؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"ایمان کا مزا اس شخص نے چکھا جس نے اس بات کو مان لیا اور (دل و جان سے) تسلیم کرلیا کہ اللہ اس کا رب ہے' اسلام اس کا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت عباسؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں سے کوئی شخص (سچا اور پکا) مومن نہیں ہو سکتا' جب تک کہ میں اس کی نگاہ میں اس کے باپ' اس کے بیٹے اور سارے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت انسؓ)

(۷) ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا :

"میں آپؐ سے محبت کرتا ہوں۔" آپؐ نے فرمایا:

"جو تم کہتے ہو اس پر غور کرلو اور سمجھ لو"۔ اس نے تین بار عرض کیا:

"بخدا میں آپؐ سے محبت کرتا ہوں"۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو فقروفاقہ کا مقابلہ کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہو جاؤ (کیوں کہ) جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں ان کی طرف فقروفاقہ سیلاب سے زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھتے ہیں"۔

(ترمذی۔ حضرت عبداللہؓ بن مغفل)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری امت کے سب لوگ جنت میں جائیں گے مگر وہ جنت سے محروم رہیں گے جنھوں نے انکار کیا"۔ لوگوں نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا :
"جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا"۔

(بخاری۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"اللہ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں انہیں برباد نہ کرنا' کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے ان کا ارتکاب نہ کرنا' کچھ حدبندیاں کی ہیں انہیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھنا' کچھ چیزوں سے اس نے سوچ سمجھ کر خاموشی اختیار کی ہے تم ان کی کرید میں نہ پڑنا"۔
(مشکوۃ۔ حضرت جابرؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یہ دعا جسے ہم اپنی بیماریوں کے سلسلے میں کرتے ہیں اور یہ دوائیں جو ہم اپنے مرض کو دور کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور یہ احتیاطی تدابیر جو ہم دکھوں اور مصیبتوں سے بچنے کے لیے اختیار کرتے ہیں' کیا یہ اللہ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں؟" آپؐ نے فرمایا :
"یہ سب چیزیں بھی تو اللہ کی تقدیر میں سے ہیں"۔

(ترمذی۔ حضرت ابو خزامہؓ کے والد)

(۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن جب کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا :
"اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ دیکھ تو خدا کو یاد رکھ تو خدا تجھے یاد رکھے گا۔ تو خدا کو یاد رکھ تو خدا کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگے تو خدا سے مانگ۔ جب تو کسی مشکل میں مدد کا طالب ہو تو خدا سے مدد طلب کر' خدا کو اپنا مددگار بنا اور اس بات پر یقین رکھ کہ سب لوگ مل کر بھی تجھے کوئی نفع پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے نفع نہیں پہنچا سکتے' سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور (اسی طرح) سب اکٹھا ہو کر تجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے مقدر کر دیا ہے"۔ (مشکوۃ)

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی **یومئذ تحدث اخبارھا** (اس دن زمین اپنے سارے احوال بیان کرے گی) اور صحابہ کرامؓ سے دریافت فرمایا :

"جانتے ہو احوال بیان کرنے کا مطلب کیا ہے؟" صحابہؓ نے عرض کیا "اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم زیادہ ہے"۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا :

"زمین قیامت کے دن گواہی دے گی--- بیان کرے گی کہ فلاں مرد اور فلاں عورت نے میری پیٹھ پر فلاں دن' فلاں وقت برا یا اچھا کام کیا' یہی مطلب ہے اس آیت کا۔ لوگوں کے اعمال کو اخبار کہا گیا ہے"۔

(ترمذی۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ بہ راہ راست گفتگو کرے گا (حساب لے گا) اور وہاں نہ تو کوئی اس کا سفارشی ہوگا اور نہ کوئی اوٹ ہوگی جو اسے چھپا لے۔ یہ شخص اپنی داہنی جانب دیکھے گا (کسی سفارشی کے لیے) تو سوائے اپنے اعمال کے اسے اور کوئی نظر نہ آئے گا۔ پھر بائیں طرف تاکے گا تو ادھر بھی سوائے اپنے اعمال کے اور کوئی دکھائی نہ دے گا۔ پھر سامنے کی طرف نظر دوڑائے گا تو ادھر بھی صرف دوزخ کو (اس کی تمام ہولناکیوں کے ساتھ) دیکھے گا---- تو اے لوگو! آگ سے بچنے کی فکر کرو' ایک کھجور کا آدھا حصہ ہی دے کر سہی"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت عدی)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"میں حوض (کوثر) پر تم سے پہلے پہنچ کر تمہارا استقبال کروں گا اور تمہیں پانی پلانے کا انتظام کروں گا۔ جو میرے پاس آئے گا کوثر کا پانی پیے گا اور جو پیے گا اسے پھر کبھی پیاس نہ لگے گی اور کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے میں انہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے' لیکن انہیں میرے پاس پہنچنے سے روک دیا جائے گا۔ تو میں کہوں گا "یہ میرے آدمی ہیں" (انہیں میرے پاس آنے دو)۔ جواب میں مجھ سے کہا

جائے گا کہ "آپؐ نہیں جانتے' انھوں نے آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے دین میں کتنی نئی چیزیں (بدعات) داخل کردی ہیں' تو میں کہوں گا **سحقا**" **سحقا**" دوری ہو' دوری ہو' ان لوگوں کے لیے جنھوں نے میرے بعد دین کے نقشے کو بدل ڈالا۔"

(بخاری' مسلم۔ حضرت سہلؓ بن سعد)

اچھا عمل کرنے والا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے کوئی نیکی اس غرض سے کی کہ لوگ سنیں اور اس کی شہرت ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو مشہور کرے گا اور اس کو رسوا کرے گا۔ اور جو اللہ کے لیے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جزا دے گا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت جندبؓ بن عبداللہ بن سفیان)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"قیامت کے دن سب سے پہلے ایک ایسے شخص کے خلاف فیصلہ سنایا جائے گا جس نے شہادت پائی ہوگی۔ اسے خدا کی عدالت میں پیش کیا جائے گا، پھر خدا اسے اپنی سب نعمتیں یاد دلائے گا اور اسے وہ سب نعمتیں یاد آجائیں گی۔ تب پوچھے گا کہ تو نے میری نعمتیں پاکر کیا کام کیے؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری خوش نودی کی خاطر (تیرے دین سے لڑنے والوں کے خلاف) جنگ کی یہاں تک کہ میں نے اپنی جان دے دی۔ خدا اس سے فرمائے گا کہ تو نے یہ بات غلط کہی کہ میری خاطر جنگ کی۔ تو نے تو صرف اس لیے جنگ کی (اور جاں بازی دکھائی) کہ لوگ تجھے جری اور بہادر کہیں، سو دنیا میں تجھے اس کا صلہ مل گیا۔ پھر حکم ہوگا کہ اس "مردشہید" کو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ اور جہنم میں ڈال دو۔ چناں چہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر ایک دوسرا شخص خدا کی عدالت میں پیش کیا جائے گا جو دین کا عالم و معلم اور قرآن کا قاری ہوگا۔ اسے خدا اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور اسے سب نعمتیں یاد آجائیں گی۔ تب اس سے کہے گا، ان نعمتوں کو پاکر تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا خدایا میں نے تیری خاطر تیرا دین سیکھا اور تیری خاطر دوسروں کو اس کی تعلیم دی اور تیری خاطر قرآن مجید پڑھا۔ خدائے تعالیٰ فرمائے گا تم نے جھوٹ کہا۔ تم نے تو اس

لیے علم سیکھا تھا کہ لوگ تمہیں عالم کہیں اور قرآن اس غرض سے تم نے پڑھا تھا کہ لوگ تمہیں قرآن کا جاننے والا کہیں، سو تمہیں دنیا میں اس کا صلہ مل گیا۔ پھر حکم ہو گا اسے چہرے کے بل گھسیٹتے لے جاؤ اور جہنم میں پھینک دو۔ چناں چہ اسے گھسیٹتے ہوئے لے جا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اور تیسرا آدمی وہ ہو گا جس کو اللہ نے دنیا میں کشادگی بخشی تھی اور ہر قسم کی دولت سے نوازا تھا۔ ایسے شخص کو خدا کی جناب میں حاضر کیا جائے گا۔ وہ اسے اپنی سب نعمتیں بتائے گا اور وہ ساری نعمتوں کو جان لے گا۔ اقرار کرے گا کہ ہاں یہ سب نعمتیں اسے دی گئی تھیں۔ تب اس سے اس کا رب پوچھے گا، میری نعمتوں کو پاکر تو نے کیا کام کیا؟ وہ جواب میں عرض کرے گا جن جن مدات میں خرچ کرنا تیرے نزدیک پسندیدہ تھا سب ہی مدات میں میں نے تیری خوش نودی کے لیے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جھوٹ کہا۔ تو نے یہ سارا مال اس لیے لٹایا تھا کہ لوگ تجھے سخی کہیں، سو یہ لقب تجھے دنیا میں مل گیا۔ پھر حکم ہو گا کہ اس کو چہرے کے بل گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ اور آگ میں ڈال دو۔ چناں چہ اسے لے جا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) ایک عورت حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ اتنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پوچھا "یہ کون ہے؟" کہا "یہ فلاں عورت ہے اور یہ بڑی نمازیں پڑھتی ہے"۔ آپؐ نے فرمایا :

"اتنا ہی کرو جتنی تم میں طاقت ہو۔ اللہ نہ اکتائے گا بلکہ تم اکتا جاؤ گی۔ اللہ تعالیٰ کو وہی عبادت اور عمل زیادہ محبوب ہے جس پر عمل کرنے والا ہمیشہ قائم رہے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں انتخاب کا موقع ہوتا جو گناہ نہ ہوں تو آپؐ آسان کام اختیار فرماتے۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جس نے بے جا سختی کی وہ ہلاک ہوا"۔ (مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)
(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"دین آسان ہے۔ دین سے جس نے زور آزمائی کی، دین نے اس کو ہرادیا۔ پس میانہ روی اختیار کرو اور اعتدال سے کام لو۔ خوش خبری لو۔ صبح و شام (صبح اور شام کی نماز) سے مدد چاہو اور کچھ اندھیرے میں اٹھنے سے (تہجد کی نماز)۔
(ریاض الصالحین۔ حضرت ابو ہریرہؓ)
(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"مجھ کو چھوڑ دو جب میں تم کو چھوڑوں (کسی معاملے میں بے جا کرید نہ کرو)۔ بے شک اگلی امتوں کو کثرت سوال اور انبیا کی مخالفت نے ہلاک کیا۔ جب تم کو کسی بات سے منع کروں تو اس سے باز رہو اور جس بات کا حکم دوں اس کو کرو جتنی تم میں استطاعت ہو"۔

(بخاری۔ حضرت ابو ہریرہؓ)
(۸) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا گیا کہ حجر اسود کو چوم رہے تھے اور کہہ رہے تھے "میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے۔ نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چومتے نہ دیکھتا تو میں تجھ کو نہ چومتا"۔
(بخاری، مسلم۔ حضرت عابس بن ربیعہؓ)
(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جو شخص کسی اہم کام کے شروع میں الحمدللہ نہ کہے گا تو وہ کام ادھورا رہ جائے گا"۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابو ہریرہؓ)
(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا مانگتے سنا کہ نہ اس نے اللہ کی تعریف کی، نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ تو آپؐ نے فرمایا :
"اس شخص نے جلدی کی"۔ پھر آپؐ نے اس کو بلایا اور اس سے فرمایا یا کسی

اور یہ کہ "جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو پہلے اللہ کی تعریف کرو، پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر جو چاہو دعا کرو"۔

(ابوداؤد، ترمذی۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بندے کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ دعا گناہ کی اور قطع رحمی کی نہ ہو اور یہ کہ جلدی نہ کرے"۔ لوگوں نے عرض کیا "جلدی کیسی؟" فرمایا:

"یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ پھر تھک جائے اور چھوڑ دے"۔

(مسلم۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ہر مسلمان کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے، اس کی منہ مانگی مراد عطا فرماتا ہے اور کسی مصلحت سے نہیں دیتا تو اس کی کسی آنے والی مصیبت کو دور فرما دیتا ہے مگر گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ ہو"۔ ایک شخص نے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! اب تو ہم بہت مانگ لیں گے"۔ آپؐ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عطا فرمانے والا ہے"۔

(ترمذی۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ نے ہر کام کو احسن طریقے سے کرنے کا حکم دیا ہے --- (یہاں تک کہ) جب تم ذبح کرو تو بھلائی کے ساتھ ذبح کرو۔ اپنی چھری کو تیز کر لو تاکہ ذبیحہ کو تکلیف نہ ہو"۔

(مسلم۔ حضرت شداد بن اوسؓ)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے نکل جاتی

ہے اس کو برا کر دیتی ہے"۔

(مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۱۵) ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ "یا رسولؐ اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جس کو میں اختیار کروں تو اللہ مجھ سے محبت کرنے لگے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں"۔ آپؐ نے فرمایا :

"دنیا کے بارے میں زہد اختیار کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی لالچ نہ کرو' بے فکر اور غنی ہو جاؤ تو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے"۔

اچھا نمازی

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سائل کو جواب دیتے ہوئے فرمایا :

"اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے ہو تو وہ تو تم کو دیکھتا ہی ہے"۔

(ریاض الصالحین ۔ حضرت عمرؓ)

(۲) حضرت ابن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ "جس شخص کو یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن وہ مسلمان کی طرح اللہ کے سامنے پیش ہو تو وہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت اس مسجد میں ادا کرے جہاں اذان دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبیؐ کو جو طریقہ ہدایت عطا فرمایا ہے اس میں پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنا بھی شامل ہے۔ تو اگر تم نے نماز اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسا کہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بے شک تم نے اپنے نبیؐ کی سنت ترک کردی۔ اور اگر تم نے اپنے نبیؐ کی سنت ترک کردی تو تم گمراہ ہو گئے۔ ہم نے کسی صحابی کو جماعت سے غیر حاضر ہوتے نہیں دیکھا۔ جماعت سے وہی شخص غیر حاضر ہوتا تھا جو کھلا ہوا منافق ہوتا تھا۔ بیمار بھی دو آدمیوں کے سہارے آکر صف میں شامل ہو جاتے تھے۔

(مسلم)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"گھر اور دوکان پر نماز پڑھنے سے جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب ستائیس گنا زیادہ ملتا ہے۔ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور نماز ہی کا ارادہ کرکے گھر سے نکلا ہو تو ہر قدم پر اس کا درجہ بلند کیا جائے گا' اس کی خطائیں دور کی جائیں گی۔ یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو گا تو نماز میں شمار ہو گا اور جب تک وہ مسجد میں نماز کی نیت سے رکا رہتا ہے' فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں۔ کہتے

ہیں "اے اللہ! اس پر رحم کر اور اس کو بخش دے اور اس کی توبہ قبول کر جب تک باوضو رہے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مسلمان بندہ یا مومن بندہ وضو کرتا ہے۔ جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے اس کی تمام خطائیں دور ہو جاتی ہیں جن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے --- پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ۔ پھر ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کا اس نے ارتکاب کیا ہے، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ۔ پھر جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کی تمام خطائیں دور ہو جاتی ہیں، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے"۔

(مسلم۔ حضرت ابوذرؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"پانچ وقت کی نمازیں، اور جمعہ اگلے جمعہ تک، رمضان اگلے رمضان تک، درمیان کے تمام گناہوں کو مٹا دینے والا ہے، اگر کبائر سے بچا جائے"۔

(مسلم۔ حضرت ابوذرؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا :

"کیا میں تم کو ایسی بات کی خبر دوں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دے گا اور درجے بلند کرے گا؟" صحابہؓ نے عرض کیا "ہاں یا رسولؐ اللہ!" آپؐ نے ارشاد فرمایا :

"تکلیف کے وقت (یعنی سخت سردی میں) پورا پورا وضو کرو، مسجد کی طرف قدموں کی زیادتی کرو اور نماز کا انتظار نماز کے بعد کرو"۔

(مسلم۔ حضرت ابوذرؓ)

(۷) جب وضو شروع کرے تو بسم اللہ کہے۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۸) وضو سے فارغ ہونے کے بعد نگاہ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا پڑھے :

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله۔ اللهم اجعلنی من التوابین و اجعلنی من المتطهرین۔

(میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ الٰہی مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنادے)۔

(حصن حصین)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب نماز قائم ہونے لگے تو فرض کے سوا کوئی نماز درست نہیں"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب جماعت کھڑی ہو جائے تو دوڑ کر نہ جاؤ۔ جتنی نماز پاؤ پڑھ لو، جو فوت ہو جائے اس کو پورا کرلو"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دے گا۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ)

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم لوگ امام سے پہلے سر اٹھانے سے نہیں ڈرتے؟ کہیں اللہ تعالیٰ (پہلے اٹھنے والے) سر کو گدھے کے سر سے بدل نہ دے یا اس کی صورت گدھے کی سی نہ کردے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''لوگوں کی نگاہ نماز کے وقت اوپر اٹھ جاتی ہے اور وہ پروا نہیں کرتے۔ وہ اس سے باز رہیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔''

(بخاری۔ حضرت انسؓ)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

''نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچو۔ (ایسا کرنا) ہلاکت کا سبب ہے۔''

(ترمذی۔ حضرت انسؓ)

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''جب مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں **(تحیتہ المسجد)** پڑھ لو۔''

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو قتادہؓ)

(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا :

''اسلام لانے کے بعد تم نے جتنے عمل کیے ہیں ان میں سب سے زیادہ جس عمل سے تمہیں امید ہو مجھے بتاؤ۔ میں نے تمہارے جوتوں کی چاپ جنت میں اپنے آگے سے سنی ہے۔'' حضرت بلالؓ نے عرض کیا:

''میں نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جس سے مجھے امید ہو، سوائے اس کے کہ رات دن میں جس وقت بھی وضو یا غسل کرتا ہوں تو اس کے ساتھ جتنی بھی نماز اللہ نے میرے لیے مقدر کی ہے **(تحیتہ الوضو)** ضرور پڑھتا ہوں۔''

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر اس کے گناہ کو جان لے تو چالیس تک ٹھہرنا گزرنے سے بہتر سمجھے (راوی کو یاد نہیں کہ چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال)۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو جہیم عبد اللہؓ بن حارث بن صمہ انصاری)

(۱۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم لوگ نہ قبروں پر نماز پڑھو نہ ان پر بیٹھو"۔

(حضرت ابو مرثد کنانہ بن حصینؓ)

(۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے ہر نماز (یعنی فرض) کے بعد تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ، الحمد اللہ، اللہ اکبر کہا اور ایک مرتبہ **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شئی قدیر** پڑھ کے سو پورے کردیے تو اگر سمندر کے جھاگ کے برابر بھی اس نے خطائیں کیں تو بھی معاف ہو جائیں گی۔"

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

نوٹ : بعض روایات میں ہے کہ پہلے دونوں کلمات تینتیس تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ لیا کرو۔ یا تینوں کلمات کو ۱۱، ۱۱ بار پڑھ لیا کرو۔

(۲۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا :

"اے معاذؓ! خدا کی قسم مجھے تم سے محبت ہے۔" پھر فرمایا:

میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے پیچھے ان کلمات کو کہنا اور کبھی ناغہ نہ کرنا:

رب اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک

(اے ہمارے پروردگار ہماری مدد فرما، اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر)

(ابو داؤد۔ حضرت معاذؓ)

(۲۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو چکتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے اور پھر یہ کلمات کہتے تھے :

اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذالجلال و الاکرام

دریافت کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کون سا استغفار پڑھتے تھے؟ بتایا گیا استغفر اللہ، استغفر اللہ۔

(مسلم۔ حضرت ثوبانؓ)

(۲۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"فجر و مغرب کی نماز کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات بار یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ اگر اس دن یا اس رات میں مرجاؤ گے تو تم جہنم سے ضرور نجات پاؤ گے۔

اللھم اجرنی من النار۔

(اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے)

(مشکوۃ)

(۲۳) مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پیر اندر رکھنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو پہلے نبیؐ پر درود بھیجے اور پھر یہ دعا پڑھے:

اللھم افتح لی ابواب رحمتک

(اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)۔

(مسلم)

(۲۴) مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پیر باہر رکھے پھر یہ دعا پڑھے:

اللھم انی اسئلک من فضلک ۔

(اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل و کرم کا)۔

(مسلم)

(۲۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"جب کھانا آجائے تو پھر نماز نہیں اور پاخانہ پیشاب کا طبیعت پر تقاضا ہو تو نماز نہیں ہوتی"۔ (یعنی پہلے ضروریات سے فارغ ہونا چاہیے پھر نماز پڑھنا چاہیے)۔

(مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۲۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"رات کو جب سب لوگ سو رہے ہوں تو تم (تہجد کی) نماز پڑھا کرو (اس طرح) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے"۔

(ترمذی۔ حضرت عبداللہؓ بن سلام)

(۲۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ویسا ہی ثواب ملے گا گویا رات ہی کو پڑھی ہے''۔

(مسلم۔ حضرت عمرؓ)

(۲۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''جب چستی رہے اس وقت تک نماز پڑھو اور جب سستی آنے لگے تو سو جاؤ۔'' (یہ حکم نماز تہجد یا اور دوسری نفل نمازوں سے متعلق معلوم ہوتا ہے)۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت انسؓ)

اچھا روزہ دار

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ میں (عبداللہ بن عمرؓ) کہتا ہوں "جب تک زندہ رہوں گا دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو عبادت کروں گا۔"
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا :

"تم ہی نے یہ کہا ہے؟" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں' بے شک میں نے ہی یہ بات کہی ہے"۔ آپؐ نے فرمایا:

"تم اس کی استطاعت نہیں رکھ سکتے۔ روزہ رکھو اور افطار کرو۔ سوؤ اور جاگو اور مہینے میں تین دن روزے رکھو۔ ایک روزے میں دس روزوں کا ثواب ملے گا۔"

میں نے کہا:

"میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں"۔ ارشاد فرمایا:

"ایک دن روزہ رکھو اور دو دن ناغہ کرو"۔ میں نے عرض کیا "میں اس سے زیادہ کر سکتا ہوں۔" آپؐ نے فرمایا:

"ایک دن روزہ رکھو' ایک دن ناغہ کرو۔ حضرت داؤد علیہ السلام اسی طرح روزے رکھتے تھے اور یہ روزے کی سب سے زیادہ متعدل شکل ہے۔"

(ریاض الصالحین۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ آدمی کا ہر عمل اس کے لیے ہے اور روزہ خاص میرے لیے ہے۔ اس کا بدلہ میں دوں گا اور روزہ ڈھال ہے۔ اگر تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش بکے' نہ بیہودہ گوئی کرے' نہ جھگڑا کرے۔ اگر کوئی اس کو گالی بھی دے یا جھگڑا کرنے پر آمادہ ہو جائے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

اور قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک سے زیادہ پسند ہے۔" اور فرمایا کہ "روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک افطار کے وقت جب کہ وہ روزہ کھولتا ہے، دوسری خوشی قیامت کے دن ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور اپنے روزے کا بدلہ دیکھے گا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹی بات پر عمل کرنا نہیں چھوڑا تو اس کے کھانا پانی چھوڑ دینے کی اللہ کو کوئی حاجت نہیں۔"

(بخاری۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مہینے میں تین دن کے روزے (ایام بیض ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کو) پورے زمانے کے روزوں کے برابر ہیں۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو۔ ہاں ایک دن بعد یا ایک دن پہلے ملا کر رکھنے میں مضائقہ نہیں۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(ریاض الصالحین۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سحری کھالیا کرو"۔

(بخاری)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لوگ اچھی حالت میں رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔"
(بخاری۔ حضرت سہل بن سعدؓ)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جس نے رمضان کی راتوں میں ایمانی کیفیت اور اجر آخرت کی نیت سے نماز (تراویح) پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے"۔
(متفق علیہ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں راتوں کو زیادہ سے زیادہ جاگ کر عبادت فرمایا کرتے تھے۔
(مسلم، ترمذی۔ حضرت عائشہؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔
(بخاری، مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

اچھا خرچ کرنے والا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ خرچ کی ابتدا ان لوگوں سے کرو جن کی تم پرورش کرتے ہو اور بہترین صدقہ وہ ہے جو کچھ دولت بچا کر کیا جائے۔ جو محتاط رہنا چاہے گا اللہ اس کو محتاط رکھے گا، جو استغنا چاہے گا اللہ اس کو غنی کرے گا۔"

(بخاری۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"صدقہ کسی کے مال کو گھٹاتا نہیں۔" (مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس شخص کے حال پر رشک کرنا ٹھیک ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور حق کے ساتھ خرچ کرنے کی توفیق اور سلیقہ بھی دیا۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

نوٹ : سلیقے سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے دیے ہوئے مال کو صحیح طریقے سے، مستحقین کا حق پہچانتے ہوئے اخفا کے ساتھ، صرف اللہ کی خوش نودی کے لیے خرچ کرنا۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"انسان کے مرتے ہی اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں لیکن تین چیزیں باقی رہتی ہیں (ان میں سے ایک) وہ خیرات اور صدقہ ہے جس کا فائدہ (اس کے مرنے کے بعد بھی) جاری رہے یعنی صدقہ جاریہ۔"

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سات آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنا سایہ کرے گا، جس دن اس کے سائے

کے علاوہ اور کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو صدقہ اس قدر چھپا کے دیتا ہے کہ دائیں ہاتھ سے خرچ کرتا بائیں ہاتھ کو خبر تک نہیں ہوتی"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اے ابن آدم! اگر تو اپنے بچے ہوئے مال کو خرچ کرڈالے گا تو یہ تیرے لیے بہتر ہوگا اور اگر تو اسے بچابچاکر رکھے گا تو یہ تیرے حق میں برا ہوگا لیکن بقدر ضرورت روکنے پر تجھے کوئی ملامت نہیں کرے گا اور خرچ کی ابتدا اس شخص سے کر جس کا تو کفیل ہے۔"

(مسلم۔ حضرت ابوامامہؓ)

(٧) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ جب کسی بندے کو نعمت دیتا ہے تو وہ پسند کرتا ہے کہ اس نعمت کا اثر اس بندے پر ظاہر ہو۔"

نوٹ : اس کے کھانے پینے، رہنے سہنے، لباس اور داد و دہش، غرض کہ ہر چیز سے اللہ کی دی ہوئی اس نعمت کا اظہار ہونا ضروری ہے۔ ایسا نہ کرنا یا اس کے خلاف عمل کرنا اللہ کو پسند نہیں۔

اچھا مال دار

(۱)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دولت اور استغنا مال کی کثرت سے نہیں ہوتا۔ دولت دل کی دولت ہے۔"

(یعنی تونگری بہ دل است نہ بہ مال)

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے آدم کے بیٹے! خرچ کر تجھ پر بھی خرچ کیا جائے گا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(بخاری، مسلم۔ وراد کاتب حضرت مغیرہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"آگ سے بچو۔ کچھ نہیں تو کھجور کا ٹکڑا ہی دے کر"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عدی بن حاتمؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قابل رشک وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اللہ کی راہ میں لٹائے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"خرچ کر، گن گن کر نہ رکھ ورنہ تجھے بھی خدا گن گن کر دے گا اور باندھ باندھ کر نہ رکھ ورنہ تجھ پر بھی رزق باندھ دیا جائے گا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیقؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو پاک کمائی سے کھجور کے برابر بھی صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبول فرماتا ہے اور اس کو اپنے سیدھے ہاتھ سے لے کر اس کو اس شخص کے لیے (جس نے صدقہ کیا) بڑھاتا ہے جیسے تم اپنے بچھڑے کی پرورش کرتے ہو یہاں تک کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پسند ہے"۔ لوگوں نے کہا "یا رسولؐ اللہ! سب کو اپنا مال پسند ہے"۔ آپؐ نے فرمایا:

"آدمی کا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا (یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کیا) اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑا (یعنی ترکے میں چھوڑا)۔

(بخاری۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(۹) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

نوٹ : ترمذی کی روایت میں اتنا اور اضافہ ہے کہ سود کی لکھائی پڑھائی کرنے والے اور گواہی دینے والے پر بھی لعنت فرمائی ہے۔

اچھے والدین

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس کو اللہ تعالیٰ اولاد دے تو اسے چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے' اس کو اچھی تربیت دے اور سلیقہ سکھائے۔ پھر جب وہ سن بلوغ کو پہنچے تو اس کے نکاح کا بندوبست کرے۔ شادی کی عمر کو پہنچ جانے پر بھی اس کی شادی کا بندوبست نہیں کیا اور وہ اس کی وجہ سے حرام میں مبتلا ہو گیا تو اس کے ماں باپ اس گناہ کے ذمے دار ہوں گے"۔

(بیہقی۔ حضرت ابو سعید خدریؓ و عبداللہ بن عباسؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اپنی اولاد کا اکرام کرو"۔ (ابن ماجہ۔ حضرت انسؓ)

نوٹ : اولاد کا اکرام یہ ہے کہ اسے اللہ کا عطیہ اور اس کی امانت سمجھ کر اس کی قدر کی جائے۔ حسب استطاعت اس کی ضروریات زندگی کا بندوبست کیا جائے۔ اس کو بوجھ اور مصیبت نہ سمجھا جائے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہو۔ پھر وہ نہ تو اسے ایذا پہنچائے اور نہ اس کی توہین و ناقدری کرے اور نہ محبت اور برتاؤ میں لڑکوں کو اس پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ لڑکی کے ساتھ اس حسن سلوک کے بدلے میں اس کو جنت عطا فرمائے گا"۔

(مسند احمد۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش اس وقت تک کرے کہ وہ جو جائیں تو قیامت کے

دن میں اور وہ اس طرح ہوں گے''۔ آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔
(مسلم۔ حضرت انسؓ)

(۵) حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دو لڑکیاں تھیں۔ اس نے کھانا مانگا۔ انہوں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ عورت نے ایک ایک کھجور اپنی دونوں لڑکیوں کو دی اور ایک کھجور کھانے کی نیت سے اپنے منہ تک لے جانا چاہتی تھی کہ لڑکیوں نے پھر مانگا۔ عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کرکے ایک ایک دونوں کو دے دیا اور چلی گئی۔ حضرت عائشہؓ کو اس کی حالت پر تعجب ہوا۔ انہوں نے اس ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا :

''اللہ تعالیٰ نے ان دونوں لڑکیوں کے ذریعے اس پر جنت واجب کی اور دوزخ سے آزاد کیا''۔

(مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(٦) کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا ''کیا آپؐ اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں؟'' آپؐ نے فرمایا :

''ہاں'' انہوں نے کہا ''خدا کی قسم ہم نہیں پیار کرتے''۔ آپؐ نے فرمایا:
''جب خدا تعالیٰ تم لوگوں کے دلوں سے اپنی رحمت کو کھینچ لے تو میں کیا کر سکتا ہوں''۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عائشہ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لا الہ الا اللہ کہلواؤ اور موت کے وقت ان کو اسی کلمے کی تلقین کرو''۔

(بیہقی۔ حضرت ابن عباسؓ)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''تمہارے بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کی تاکید کرو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز میں کوتاہی کرنے پر ان کو سزا دو، اور ان کے بستر بھی

الگ الگ کردو"۔

(ابوداؤد۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۹) حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں "میرے والد مجھ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا :

"کیا اسی طرح سب لڑکوں کو دیا ہے؟" عرض کیا "نہیں"۔ فرمایا "تو پھر اس سے بھی واپس لے لو"۔ دوسری روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا "تم چاہتے ہو کہ سب لڑکے تمہارے ساتھ بھلائی کریں"۔ عرض کیا "جی ہاں"۔ فرمایا "بس تو تم بھی ان کے ساتھ ایک سا معاملہ رکھو۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"تم اپنی جانوں، مالوں اور اولاد کو بددعا مت دو۔ ایسا نہ ہو قبولیت کی ساعت ہو تو وہ تمہاری بددعا قبول ہو جائے۔"

(مسلم۔ حضرت جابرؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ کے کسی بندے کے لڑکے کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے "تم نے میرے بندے کے فرزند کی روح قبض کرلی"۔ فرشتے عرض کرتے ہیں "ہاں" اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "تم نے میرے بندے کے لخت جگر کی روح قبض کرلی، فرشتے عرض کرتے ہیں "ہاں"۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس وقت میرے بندے نے کیا کہا، فرشتے عرض کرتے ہیں پروردگار! اس نے تیری تعریف کی اور اناللہ وانا الیہ راجعون کہا" پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو"۔

(ترمذی۔ حضرت ابوموسی اشعریؓ)

اچھی اولاد

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس کی ناک خاک آلودہ ہو' اس کی ناک خاک آلودہ ہو جس نے اپنے ماں باپ کے بڑھاپے کو پایا اور جنت میں نہ داخل ہوا"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

نوٹ : بڑھاپے کے زمانے میں زیادہ خدمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کسی نے اپنے ضعیف اور کم زور والدین کی پوری پوری خدمت کرکے جنت کا استحقاق حاصل نہ کیا تو اس سے بڑھ کر بد قسمت کوئی نہیں۔

(۲) ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! میرے اچھے برتاؤ کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟" آپؐ نے فرمایا :

"تمہاری ماں"۔ کہا "پھر"؟ فرمایا "تمہاری ماں"۔ کہا "پھر؟" فرمایا "تمہاری ماں" کہا "پھر؟" فرمایا "تمہارے باپ"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"گناہ کبیرہ میں سے ایک والدین کی نافرمانی کرنا ہے"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۴) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "اے اللہ کے رسولؐ اولاد پر والدین کا کتنا حق ہے؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا: "وہ تمہاری جنت اور دوزخ ہیں"۔

(سنن ابن ماجہ۔ حضرت ابو امامہؓ)

نوٹ: اگر تم والدین کی فرماں برداری اور خدمت کروگے تو جنت کے مستحق ٹھہروگے

اور اس کے برعکس اگر نافرمانی کروگے یا ناراض رکھوگے تو دوزخ میں ٹھکانا بناؤ گے۔

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"گناہ کبیرہ میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے"۔ لوگوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! اپنے ماں باپ کو کون گالی دے سکتا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا:

"آدمی کسی کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے باپ کو دے گا۔ وہ اس کی ماں کو دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(٦) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو مکہ کے راستے میں ایک دیہاتی ملا۔ انہوں نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر وہ سوار تھے اس پر اس کو سوار کیا اور اپنا وہ عمامہ دیا جس کو اپنے سر پر باندھا کرتے تھے۔ راوی نے کہا "اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ ایک دیہاتی ہے، تھوڑی چیز سے خوش ہونے والا ہے۔ انہوں نے جواب دیا "اس کے والد میرے والد (حضرت عمرؓ بن الخطاب) کے دوست تھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ "نیکیوں میں بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کے دوست کے ساتھ اچھے سلوک کرے"۔

(حضرت عبداللہؓ بن دینار)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا اور کہا "یا رسول اللہ کیا میرے ماں باپ کے مجھ پر کچھ ایسے بھی حق ہیں جو ان کے مرنے کے بعد مجھے ادا کرنا چاہیے؟" آپ نے ارشاد فرمایا :

"ہاں! ان کے لیے خیروبرکت کی دعا کرتے رہنا، ان کے واسطے اللہ سے مغفرت اور بخشش مانگنا، ان کا اگر کوئی عہد و معاہدہ کسی سے ہو تو اس کو پورا کرنا، ان کے تعلق سے جو رشتے ہوں ان کا لحاظ رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا اور ان کے دوستوں کا اکرام و احترام کرنا۔"

(ابوداؤد، ابن ماجہ۔ حضرت ابواسید ساعدیؓ)

(۸) ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا

"حضرتؐ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟" آپؐ نے دریافت فرمایا:
"تمہاری ماں زندہ ہیں؟" اس نے عرض کیا کہ ماں تو نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا:
"تو کیا تمہاری کوئی خالہ ہے؟" اس نے عرض کیا کہ ہاں خالہ موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا "تو اس کی خدمت اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کر۔" (اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہاری توبہ قبول فرمالے گا اور تمہیں معاف فرمائے گا)۔
(ترمذی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"اپنے آباء (والدین) کی خدمت و فرماں برداری کرو، تمہاری اولاد تمہاری فرماں بردار اور خدمت گزار ہوگی۔"
(معجم اوسط للطبری۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جو اپنے باپ کو چھوڑ کر (اپنے آپ کو) کسی اور سے منسوب کرے حالاں کہ جانتا ہے کہ یہ میرا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے"۔
(بخاری، مسلم۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ)

نوٹ : اگر کوئی شخص اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لیے اپنا حسب و نسب معاشرے کے کچھ بڑے لوگوں سے ملاتا ہے تو اس کا یہ عمل صریحاً غلط ہے۔

(۱۱) حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ "میری ماں میرے گھر آئیں۔ وہ اس وقت تک ایمان نہیں لائی تھیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا :
"میری ماں آئی ہیں اور وہ مجھ سے حسن سلوک کی خواہش مند ہیں۔ کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا "ہاں تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہو"۔
(بخاری، مسلم)

اچھا رشتہ دار

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو اپنے رزق میں کشادگی اور اپنی عمر میں ترقی چاہتا ہو وہ صلہ رحمی کرے۔"
(یعنی اہل قرابت کے حقوق کی ادائی کرے)۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت انسؓ)

(۲) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! میرے قرابت دار ہیں۔ میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں تو وہ قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں تو وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں بردباری کرتا ہوں تو وہ مجھ سے سختی برتتے ہیں۔" آپؐ نے فرمایا :

"جیسا تم کہہ رہے ہو اگر یہ سچ ہے تو تم ان کے منہ میں خاک ڈالتے ہو اور اللہ کی مدد تمہارے ساتھ برابر رہے گی جب تک تم اس پر قائم رہو گے"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بدلہ اتارنے والا، صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے۔ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے اور وہ صلہ رحمی کرے۔"

(بخاری۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قطع رحمی کرنے والا (اہل قرابت کے ساتھ (برا سلوک کرنے والا) جنت میں نہ جائے گا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تین آدمی جنت کے مستحق ہیں گے (ان میں سے ایک) وہ شخص جو ہر قرابت دار مسلمان کے لیے رحم دل اور نرم دل ہو"۔

(مسلم۔ حضرت عیاضؓ ابن حمار)

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"رشتہ عرش سے معلق ہے اور کہتا ہے جو مجھے جوڑے گا اللہ اس کو جوڑے گا اور جو مجھ کاٹے گا اللہ اس کو کاٹے گا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۷) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "مجھ پر خدمت اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا :

"والدین کے بعد) جو تمہارے قریبی رشتے دار ہوں، پھر جو ان کے بعد قریبی رشتے دار ہوں۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

اچھا پڑوسی

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم اس میں ایمان نہیں، خدا کی قسم وہ صاحب ایمان نہیں۔" صحابہؓ نے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! کون؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہم سائے کو تکلیف نہ دے۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے ارشاد فرمایا :

"جب تم کوئی سالن پکاؤ تو شوربہ زیادہ کر دیا کرو اور اپنے ہم سائے کا خیال رکھو"۔

(مسلم۔ حضرت ابوذرؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مسلمان عورتو! پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے کسی تحفے کو حقیر نہ سمجھے، اگرچہ بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"مومن ایسا نہیں ہوتا ہے کہ خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی جو اس کے پہلو میں رہتا ہو، بھوکا رہے"۔

(مشکوۃ - حضرت ابن عباسؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں، میں کس کو تحفہ بھیجوں؟" آپؐ نے فرمایا :

"جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو"۔ (بخاری - حضرت عائشہؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"پڑوسی کے حقوق تم پر یہ ہیں: اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت اور خبرگیری کرو، اگر انتقال کر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، اگر وہ قرض مانگے تو (بشرط استطاعت) اس کو قرض دو، اگر وہ برا کام کر بیٹھے تو پردہ پوشی کرو، اگر اسے کوئی نعمت ملے تو اس کو مبارک باد دو، اگر کوئی مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو، اپنی عمارت اس کی عمارت سے اس طرح بلند نہ کرو کہ اس کے گھر کی ہوا بند ہو جائے اور تمہاری ہانڈی کی مہک اس کے لیے باعث ایذا نہ ہو (یعنی اس کا اہتمام کرو کہ ہانڈی کی مہک اس کے گھر تک نہ جائے) الا یہ کہ اس میں سے تھوڑا سا کچھ اس کے گھر بھی بھیج دو"۔

(معجم کبیر طبرانی - حضرت معاویہ بن حیدہؓ)

اچھا شوہر

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مسلمانوں میں اس آدمی کا ایمان زیادہ کامل ہے جس کا اخلاقی برتاؤ (سب کے ساتھ) بہت اچھا ہو۔ (اور خاص طور پر) بیوی کے ساتھ جس کا رویہ لطف و محبت کا ہو"۔

(جامع ترمذی۔ حضرت عائشہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"مومن مرد مومنہ عورت سے نفرت نہ کرے۔ اگر اس کی ایک عادت ناپسندیدہ ہے تو دوسری عادت خوش کر سکتی ہے۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) (خطبہ حجتہ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت دی) "لوگو! اپنی بیویوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ تم نے ان کو اللہ کی امان کے ساتھ اپنے عقد میں لیا ہے اور اسی اللہ کے کلمے اور حکم سے وہ تمہارے لیے حلال ہوئی ہیں۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ جس کا (گھر میں آنا اور) تمہارے بستروں پر بیٹھنا تمہیں ناپسند ہو وہ اس کو آکر وہاں بیٹھنے کا موقع نہ دیں۔ پس اگر وہ ایسی غلطی کریں تو ان کو (تنبیہہ و تادیب کے طور پر) تم سزا دے سکتے ہو جو زیادہ سخت نہ ہو اور تمہارے ذمے مناسب طریقے پر ان کے کھانے کپڑے (وغیرہ ضروریات) کا بندوبست کرنا ہے"۔

(مسلم۔ حضرت جابرؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا :

"جب تم کھاؤ تو ان کو بھی کھلاؤ۔ جب پہنو تو ان کو بھی پہناؤ اور ان کے منہ پر

نہ مارو اور انہیں گالیاں نہ دو اور ان کو نہ چھوڑو مگر گھر میں۔''

(ابوداؤد۔ حضرت معاویہؓ بن حیدہ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''اللہ تعالیٰ ہر ذمے دار شخص سے سوال کرے گا کہ اس نے اپنے حقوق اور ذمے داری کی حفاظت بھی کی تھی یا ان کو ضائع کیا۔ یہاں تک کہ اہل و عیال والے آدمی سے پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنے اہل و عیال کے حقوق پورے پورے ادا کیے تھے یا نہیں۔''

(۶) جس شخص کے دو عورتیں ہوں اور وہ ان میں انصاف نہ کرے قیامت کے دن اس کا اوپر کا دھڑ جھڑا ہوا ہوگا یعنی نہ ہوگا۔''

(ترمذی' ابوداؤد۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے حضرت خدیجہؓ کا ذکر فرماتے تھے اور جب کوئی بکری ذبح فرماتے تو اس کا کوئی ٹکڑا ان کی سہیلیوں کو بھیجتے اور حضرت عائشہؓ اکثر فرماتیں کہ کیا آپؐ کی دنیا میں اور کوئی بیوی نہیں سوائے حضرت خدیجہؓ کے۔ تو آپؐ فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں' مجھے اللہ نے انہیں سے اولاد دی۔''

(بخاری' مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''تم پاک دامنی کے ساتھ رہو تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی''۔

(معجم اوسط للطبرانی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''لوگو! بیویوں کے ساتھ سلوک کے بارے میں میری وصیت مانو کہ اللہ کی ان بندیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو' نرمی اور مدارات کا برتاؤ رکھو (ان کی مثال پسلی کی ہے) اگر تم اس ٹیڑھی پسلی کو بالکل سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر اسے یوں ہی اپنے حال پر چھوڑ دوگے تو پھر وہ ہمیشہ ویسی ہی ٹیڑھی رہے گی''۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت ابوہریرہؓ)

نوٹ : بیوی کے ساتھ تشدد کا رویہ اس کے مزاج کی قدرتی کجی کو دور نہیں کر سکتا اور نہ اس کے حال پر اسے چھوڑ دینا ہی مناسب ہے بلکہ اس کی معمولی غلطیوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اس کے ساتھ دل داری کے سلوک سے اس کی اصلاح ممکن ہے۔

اچھی بیوی

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"دنیا ایک پونجی ہے اور اس کی بہترین دولت نیک بخت بیوی ہے"۔
(مسلم۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"کیا میں تمہیں ایسے خزانے سے نہ مطلع کروں جو سب سے اچھا ہے۔ وہ نیک عورت ہے کہ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھتا ہے تو وہ اسے خوش کردیتی ہے اور ہر کام میں جو وہ کہے اس کی تابع داری کرتی ہے۔ جب وہ باہر جاتا ہے تو اس کے گھر کی حفاظت کرتی ہے"۔
(ابوداوٗد)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جب عورت مرجائے اور اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی"۔
(ترمذی۔ حضرت ام المومنین ام سلمہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم و آبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرماں بردار رہے تو پھر (اسے حق ہے کہ) جنت کے جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو"۔
(حلیہ ابو نعیم۔ حضرت انسؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"کسی عورت کو جائز نہیں کہ اس کا شوہر موجود ہو اور وہ اس کی اجازت کے

بغیر نفل کے روزے رکھے اور اس کی بغیر مرضی دوسروں کو اس کے گھر میں بلائے۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کوئی عورت اپنے شوہر کے سامنے کسی عورت کی شکل و صورت کا ایسا نقشہ نہ کھینچے اور ایسی تعریف نہ کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے پاس بلائے اور وہ انکار کردے۔ پھر اس کا شوہر غصے کی حالت میں رات گزار دے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے ہیں"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

اچھا معلم

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

"دو آدمی قابل رشک ہیں۔ ان میں سے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا۔ وہ اس علم کے مطابق لوگوں میں فیصلہ کرتا ہے اور (ان کو علم) سکھاتا ہے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

"انسان کے مرتے ہی اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن تین چیزیں باقی رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک وہ علم ہے جس سے مخلوق کو فائدہ پہنچے"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ایسے ہی کام کرنے کا حکم دیتے تھے جسے وہ کر سکتے ہوں اور جو ان کے بس میں ہوتا ہو"۔

(بخاری۔ حضرت عائشہؓ)

نوٹ : اس سے یہ ہدایت ملتی ہے کہ شاگرد کو اس کی استعداد سے زیادہ تعلیم دینے کی کوشش نہ کرے۔

(۴) حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص کو چھینک آئی۔ میں نے **یرحمک اللہ** کہہ دیا۔ لوگوں نے مجھ پر نگاہ ڈالی اور خاموش ہو جانے کی تلقین کی۔ میں چپ ہو گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے نہ مجھے ڈانٹا، نہ مارا اور نہ برا بھلا کہا --- صرف اتنا فرمایا --- "یہ نماز ہے، اس میں بات چیت مناسب نہیں"۔

(مسلم۔ حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''علم سکھاؤ اور سختی نہ کرو۔ معلم سختی کرنے والے سے بہتر ہوتا ہے''۔

(بیہقی)

(۶) حضرت مالک بن حویرثؓ نے فرمایا:

''ہم چند ہم عمر نوجوان دین کا علم حاصل کرنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ یہاں ہم نے بیس دن قیام کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رحیم اور نرم معاملہ کرنے والے تھے''۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت مالک بن حویرثؓ)

اچھا طالب علم

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص علم کی تلاش میں راستہ طے کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمائے گا"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"جو شخص علم دین حاصل کرنے کی غرض سے گھر سے نکلے' تو جب تک وہ گھر واپس نہ ہو گا' اس کا یہ زمانہ اللہ کے راستے میں شمار کیا جائے گا۔"

(ترمذی۔ حضرت انسؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص نے وہ علم جس سے اللہ کی خوش نودی حاصل کی جاتی ہے' دنیا کے فائدے کے لیے سیکھا تو قیامت کے دن وہ شخص جنت کی خوش بو بھی نہ پائے گا۔"

(ابو داؤ۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص نے علم کو اس غرض سے حاصل کیا کہ وہ اس کے ذریعے علما سے مناظرہ کرے یا سبک سروں سے جھگڑے یا عوام کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ اس کو آگ میں داخل کرے گا"۔

(ترمذی' ابن ماجہ)

نوٹ : ایسے طالب علم کو دوزخ کی آگ سے ڈرایا گیا ہے جس کی تعلیم کا مقصد دوسروں پر اپنی بڑائی جتانا ہو خواہ وہ عالم ہو یا عوام الناس میں سے ہو۔

اچھا میزبان

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس کا ایمان اللہ اور روز آخرت پر ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور اس کا انعام دے"۔ ہم نے دریافت کیا "یا رسولؐ اللہ! اس کا انعام کیا ہے؟" آپؐ نے فرمایا:

"ایک رات پر تکلف مہمانی کرے اور مہمانی تین دن کی ہے۔ اگر اس سے زیادہ کرے تو صدقہ ہے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو شریحؓ)

(۳) ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ آپؐ کے لیے کھانا تیار کیا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا کر پانچ آدمی تھے۔ جب آپؐ تشریف لے جانے لگے تو ایک آدمی اور بھی آپؐ کے ساتھ ہو گیا۔ جب آپؐ میزبان کے دروازے پر پہنچے تو آپؐ نے میزبان سے فرمایا:

"یہ شخص میرے ساتھ ہو گئے ہیں۔ تمہاری خوشی ہو تو ان کو روک لو ورنہ یہ واپس ہو جائیں۔" انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہؐ! میں ان کو بھی اجازت دیتا ہوں۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو مسعودؓ)

اچھا مہمان

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

""اگر تمہیں بکری کے پایوں کی دعوت میں بلایا جائے تو اس دعوت کو بھی قبول کرلیا کرو۔""

(بخاری۔ حضرت ابن عمرؓ)

نوٹ : دعوت کتنی ہی حقیر ہو اسے ضرور قبول کرنا چاہیے ورنہ دعوت دینے والے کے خلوص و محبت کو ٹھیس لگے گی۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

""مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے یہاں اتنا ٹھہرے کہ اس کو گنہ گار کردے""۔ لوگوں نے دریافت کیا ""یا رسول اللہ! گنہ گار کیسے کرے گا؟"" فرمایا ""اس کے پاس اس قدر ٹھہرے کہ اس کی ضیافت کے لیے کچھ نہ رہے""۔

(مسلم)

(۳) کھانے سے فارغ ہونے کے بعد مہمان یہ دعا پڑھے :

اللھم بارک لھم فیما رزقتھم فاغفر لھم و ارحمھم۔

(اے اللہ! ان کے رزق میں جو تونے انہیں دیا ہے برکت عطا فرما اور ان پر رحم فرما۔)

(مسلم۔ عبداللہؓ بن بسر)

اچھا محسن

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (ان میں سے ایک) احسان جتانے والا ہے۔"

(مسلم۔ حضرت ابوذرؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص اپنی دی ہوئی چیز واپس لیتا ہے تو اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو قے کرکے پھر چاٹ لیتا ہے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن عباسؓ)

اچھا قرض خواہ

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیے کہ تنگ دست قرض دار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے" (یعنی قرض معاف کردے)۔

(مسلم۔ حضرت ابو قتادہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر قرض دار کہے کہ تم اپنا قرض فلاں خوش حال آدمی سے لے لو (وہ قرض ادا کردینے کے لیے تیار رہے) تو خواہ مخواہ قرض دار کے سر پر سوار نہ رہنا چاہیے۔ (قرض خواہ کو چاہیے کہ) اس کی یہ بات مان لے اور جس کا اس نے حوالہ دیا ہے اس سے جا کر لے لے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

نوٹ : اگر قرض دار کہے کہ فلاں شخص سے میرا معاہدہ ہوگیا ہے وہ میرا قرض ادا کردے گا۔ اس سے جا کر لے لو۔ تو قرض خواہ کو اس بات پر اصرار نہ کرنا چاہیے کہ نہیں میں تو تم سے ہی لوں گا۔

اچھا قرض دار

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ شخص جس نے خدا کی راہ میں جان دی ہو' اس کا ہر گناہ معاف ہو جائے گا سوائے قرض کے"۔

(مسلم۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"صاحب حیثیت قرض دار کا قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قرض ادا کرسکنے والے کا (قرض ادا کرنے میں) ٹال مٹول کرنا اس کی آبرو اور اس کی سزا کو حلال کر دیتا ہے"۔

(ابوداؤد۔ حضرت شرید سلمیؓ)

نوٹ : اگر کوئی قرض دار قدرت رکھنے کے باوجود قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرتا ہے تو قرض خواہ کے لیے اسے مطعون کرنا جائز ہو جاتا ہے اور اگر اسلامی نظام قائم ہو تو اس کو سزا بھی دی جاسکتی ہے۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نو عمر اونٹ کسی سے ادھار لیا۔ پھر آپؐ کے پاس زکوۃ کے کچھ اونٹ آئے تو آپؐ نے راوی سے فرمایا :

"اس آدمی کو ایک نو عمر اونٹ دے دو"۔ راوی نے کہا "ان اونٹوں میں صرف ایک اونٹ ہے جو بہت عمدہ ہے اور سات سال کی عمر کا ہے"۔ آپؐ نے فرمایا:

"وہی اسے دے دو۔ اس لیے کہ بہترین آدمی وہ ہے جو بہترین طریقے پر قرض

ادا کرتا ہو"۔

(مسلم۔ حضرت ابو رافعؓ)

(۵) یہ دعا پڑھتے رہو اور کوشش کرتے رہو تو اللہ تعالیٰ تمہارا قرض ادا فرمادے گا :

اللهم اكفني بحلالك عن حرامك و اغنني بفضلك عمن سواك -

(اے اللہ ! مجھے اپنا رزق حلال عنایت فرماکر حرام روزی سے بچالے اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے)

(ترمذی' مسند احمد۔ حضرت علیؓ)

اچھا تاجر

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"خرید و فروخت کرنے والے اگر سچ بولیں تو ان کی سوداگری میں برکت دی جائے گی اور اگر جھوٹ بولیں تو ان کی سوداگری کی برکت مٹادی جائے گی"۔

(ریاض الصالحین۔ حضرت ابو خالدؓ بن حکیم بن حزام)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قسمیں کھاکر سودا بیچنے والے کا سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی کمائی کی برکت بھی چلی جاتی ہے۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو کہ اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے"۔

(ترمذی۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"نہیں جائز ہے کسی شخص کے لیے کہ وہ کوئی چیز بیچے، مگر یہ کہ جو کچھ اس کے اندر عیب ہے اسے بیان کردے"۔

(منتقی۔ حضرت وا ثلہؓ)

نوٹ : اچھا تاجر وہی ہے کہ جو چیز وہ فروخت کر رہا ہے اس میں اگر کوئی عیب موجود ہے تو اسے خریدار پر ظاہر کردے۔

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ شخص جو اشیائے ضرورت کو نہیں روکتا بلکہ وقت پر بازار میں لاتا ہے تو وہ

اللہ کی رحمت کا مستحق ہوتا ہے اور اسے اللہ روزی دیتا ہے۔ اور وہ شخص جو احتکار کرتا ہے وہ لعنت کا مستحق ہے"۔

(سنن ابن ماجہ ۔ حضرت عمر بن الخطابؓ)

نوٹ : احتکار کے معنی ہیں ضرورت کی اشیا کو ضرورت کے باوجود اس لیے روکے رکھنا اور بازار میں نہ لانا کہ قیمتیں بڑھ جائیں۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کتنا برا ہے اشیاے ضرورت کو روک لینے والا۔ اگر اللہ تعالیٰ چیزوں کے نرخ کو سستا کرتا ہے تو اسے رنج ہوتا ہے اور جب قیمتیں چڑھ جاتی ہیں تو وہ خوش ہوتا ہے"۔

(مشکوۃ ۔ حضرت معاذؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"آمدنی اور نفع جب ہی جائز ہے کہ آمدنی والی چیز کے نقصان کی بھی ذمہ داری عائد ہو"۔

(مسند امام احمد ۔ حضرت عائشہؓ)

اچھا امام

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو اللہ کی کتاب زیادہ پڑھنے والا ہو وہ لوگوں کی امامت کرے۔ اگر قرات میں سب برابر ہوں تو سنت کا زیادہ جاننے والا امامت کرے۔ اگر سنت میں سب برابر ہوں تو جو ہجرت میں مقدم ہو اور اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو پھر جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔ کوئی کسی امام کے اثر کی جگہ (یعنی جہاں کوئی دوسرا امام موجود ہو) امامت نہ کرے اور اس کے گھر میں اس کی عزت کی جگہ پر نہ بیٹھے، جب تک وہ حکم نہ دے"۔

(مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو تو نماز ہلکی کردو۔ اس لیے کہ ان میں کم زور بھی ہیں، بیمار بھی ہیں اور بوڑھے بھی ہیں اور جب اکیلے پڑھو تو جتنی چاہو لمبی کردو۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

اچھا حاکم

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کسی امیر کے سپرد مسلمانوں کا کوئی کام ہو اور وہ ان کے لیے فلاح و بہبودی کی فکر نہ کرے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں نہ جائے گا۔"

(مسلم۔ معقل بن یسارؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ جس بندے کے سپرد کسی رعیت کو کرے اور وہ اس رعیت کو دھوکے میں رکھتے ہوئے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا"۔

(بخاری، مسلم۔ معقل بن یسارؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اے اللہ! جو میری امت کے کسی کام پر حاکم ہو اور ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کر اور جو میری امت کے کسی کام پر حاکم ہو اور ان سے نرمی سے پیش آئے تو تو بھی نرمی سے پیش آ"۔

(مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عدل کرنے والے نور کے منبر پر ہوں گے، وہ جو اپنی حکومت میں، اپنے گھروں میں اور جو کام ان کے سپرد ہوا ہو اس میں عدل کریں"۔

(مسلم۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاصؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تمہارے سب سے بہتر امیر وہ ہیں کہ تم ان سے محبت کرو، وہ تم سے محبت کریں۔

تم ان کے لیے دعا کرو وہ تمہارے لیے دعا کریں۔ اور تمہارے برے امیر وہ ہیں کہ تم ان سے بغض رکھو، وہ تم سے بغض رکھیں۔ تم ان پر لعنت کرو، وہ تم پر لعنت کریں''۔

(مسلم۔ حضرت عوف بن مالکؓ)

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ سے فرمایا:

''اے عبدالرحمٰن! حکومت کی خواہش نہ کرو۔ اگر تم کو بغیر طلب کے مل جائے گی تو تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر مانگنے سے ملی تو تم اس کے سپرد کردیے جاؤ گے''۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ)

اچھا محکوم

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو جماعت سے جدا ہو کے مرا وہ جاہلیت کی موت مرا۔"

(مسلم۔ ریاض الصالحین)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مسلمان پر سننا اور ماننا لازم ہے خواہ پسند ہو یا ناپسند ہو مگر یہ کہ گناہ کا حکم دیا جائے۔ اگر گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سنو اور نہ اطاعت کرو۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۳) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر بیعت کی جاتی تھی تو آپؐ فرمادیتے تھے، ان حکموں میں جن کی تمہارے اندر طاقت ہو"۔ :

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سنو اور اطاعت کرو۔ اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام ہی امیر ہو اور اس کا سر منقی کی طرح ہو (یعنی حقیر اور بے بضاعت شخص ہی کیوں نہ ہو)۔

(بخاری۔ حضرت انسؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ "اگر ہمارے حکام ایسے ہوں جو اپنا حق تو مانگیں مگر ہمارا حق نہ دیں تو آپؐ کا کیا حکم ہے؟" آپؐ نے منہ پھیرلیا۔ پھر عرض کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا :

"سنو اور اطاعت کرو۔ جو وہ کریں گے اس کے وہ ذمے دار ہوں گے اور جو تم کروگے اس کے تم ذمے دار ہوگے۔"

(ریاض الصالحین۔ حضرت وائلؓ بن حجر)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کسی امیر کی بات ناپسند ہو تو اس کو چاہیے کہ صبر کرے۔ اگر وہ اس کی اطاعت سے ایک بالشت بھی نکلا تو وہ جاہلیت کی موت مرا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن عباسؓ)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے امیر کی توہین کی اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے گا۔"

(ترمذی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ)

اچھا آجر

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"وہ (محنت کرنے والے) تمہارے بھائی ہیں۔ ان کو خدا نے تمہارے ماتحت کیا ہے۔ پس جس کے ماتحت خدا نے اس کی بھائی کو کیا ہو' اس کو چاہیے کہ جو کام اس کی طاقت سے باہر ہو تو اس کو اس کی تکلیف نہ دے اور اگر تکلیف دے تو پھر اس کی مدد کرے"۔

(بخاری)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے کہ "مزدور کی اجرت طے کیے بغیر اس کو کام پر لگایا جائے"۔

(بیہقی)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی :

"مزدور کی اجرت اس کے پسینے کے خشک ہونے سے پہلے ادا کردو"۔

(بیہقی۔ ابن عمرؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین قسم کے انسان ہیں جن سے میں قیامت کے دن جھگڑوں گا اور جس سے میں جھگڑوں گا اس کو مغلوب ہی کر کے چھوڑوں گا (ان میں سے) ایک وہ ہے جو مزدور سے کام پوری طرح لیتا ہے لیکن اس کے مناسب اس کو اجرت نہیں دیتا"۔

(بیہقی۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہ[illegible] پوچھا کہ یا

رسول اللہ! کتنی مرتبہ میں اپنے نوکر کا قصور معاف کروں؟ آپؐ خاموش رہے۔ دوبارہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! کتنی مرتبہ میں اپنے نوکر کا قصور معاف کروں؟ آپؐ نے فرمایا "روزانہ ستر دفعہ" (یعنی کثرت سے)

(ترمذی)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس یہودی لڑکے کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جو آپؐ کی خدمت کرتا تھا۔

(بخاری)

اچھا مزدور

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

"عبادت کے ستر جز ہیں' اور ان میں سب سے افضل کسب حلال ہے"۔

(کنزل العمال)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کوئی اپنی رسی لے کر پہاڑ پر جائے اور لکڑی کا ایک بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد لائے' اس کو بیچے۔ اللہ اس کی وجہ سے بقدر ضرورت دے دے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے۔ لوگوں کی خوشی پر موقوف ہے دیں یا نہ دیں"۔

(بخاری۔ حضرت زبیر بن عوامؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کسی نے اس سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا کہ آدمی اپنے ہاتھ کی محنت کا کھائے۔ بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھاتے تھے۔"

(بخاری۔ حضرت مقدامؓ بن معدی کرب)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"بہترین کمائی مزدور کی کمائی ہے بشرطے کہ وہ خیرخواہی اور بھلائی کے ساتھ کام والے کا کام انجام دے۔"

(مجمع الزوائد)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"خدا کو یہ بات پسندیدہ ہے کہ جب تم کوئی کام کرو تو اس میں مضبوطی کا خیال رکھو۔"

(کنزا لعمال)

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
"جب تم کوئی چیز بناؤ تو چاہیے کہ اسے عمدہ طریقے سے بناؤ"۔

(طبرانی)

نوٹ : اوپر کی دونوں احادیث سے یہ ہدایت ملتی ہے کہ جو کام کیا جائے خوش اسلوبی اور دیانت داری سے کیا جائے' بیگار نہ ٹالا جائے۔

اچھا مبلغ

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز کرے جو میری بات من و عن پہنچا دے۔ شاید سننے والا زیادہ یاد رکھنے والا ہو"۔

(ترمذی۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس سے کسی (دین کی) بات کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے نہ بتایا تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دی جائے گی"۔

(ابوداؤد، ترمذی۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ایک آدمی قیامت کے دن لایا جائے گا اور آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی۔ اس کو اس طرح گھمایا جائے گا جیسے چکی کے گرد گدھا گھومتا ہے۔ دوزخ والے اس کے گرد جمع ہوں گے اور کہیں گے "اے فلاں! تو تو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا"۔ وہ کہے گا "ہاں میں لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور دوسروں کو برائی سے منع کرتا تھا مگر میں خود اس برائی کا مرتکب ہوتا تھا۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ)

(۴) بہترین عالم وہ ہے جو لوگوں کو (اپنی تقریر و وعظ سے) اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں کرتا اور نہ اللہ کی نافرمانی کے لیے انہیں رخصتیں دیتا ہے اور نہ اللہ کے عذاب سے انہیں بے خوف بناتا ہے۔

(کتاب الخراج۔ ابو یوسف)

(۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا :

"ہر ہفتے ایک مرتبہ وعظ کہا کرو۔ دو دفعہ بھی کر سکتے ہو، لیکن تین مرتبہ سے زیادہ وعظ مت کہنا۔۔۔ اور ایسا تو کبھی نہ ہو کہ تم لوگوں کے پاس پہنچو اور وہ اپنی کسی بات میں مشغول ہوں اور تم اپنا وعظ شروع کردو اور ان کی بات کاٹ دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ان کو وعظ و نصیحت سے متنفر کردو گے بلکہ ایسے موقع پر خاموشی اختیار کرو اور جب ان کے اندر خواہش دیکھو اور وہ تم سے مطالبہ کریں تو پھر وعظ کہو۔ دیکھو! مسجع و مقفی عبارتیں بولنے سے بچو کیوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ تکلف کے ساتھ عبارت آرائی نہیں کرتے تھے۔"

(بخاری۔ حضرت عکرمہؒ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو ناغہ دے کر نصیحت فرماتے تھے اور آپؐ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ کہیں لوگ اکتا نہ جائیں۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(۷) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

"آدمی کی کچھ خواہشیں اور میلانات ہوتے ہیں کسی وقت وہ بات سننے کے لیے تیار رہتے ہیں اور کسی وقت اس کے لیے تیار نہیں رہتے۔ تو لوگوں کے دلوں میں ان میلانات کے اندر سے داخل ہو اور اس وقت اپنی بات کہو جب کہ وہ سننے کے لیے تیار ہوں۔ اس لیے کہ دل کا حال یہ ہے کہ جب اس کو کسی بات پر مجبور کیا جاتا ہے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے" (اور بات قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے)۔

(کتاب الخراج۔ ابو یوسف)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو تین مرتبہ دہراتے (جب ضرورت محسوس فرماتے) تاکہ وہ بات لوگوں کی سمجھ میں اچھی آجائے۔

(بخاری۔ حضرت انسؓ)

اچھا سائل

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سوال تین آدمیوں کے علاوہ کسی کو جائز نہیں :

(۱) ایسا آدمی جو کسی بات کا ذمے دار ہو تو اس کو مانگنا جائز ہے مگر اتنا جو اس کی ضرورت کو کافی ہو۔

(۲) ایسا شخص جس کو کوئی سخت حادثہ یا مالی نقصان پہنچا ہو تو اس کو اس قدر مانگنا جائز ہے جس میں گزر بسر کر سکے یا یہ فرمایا کہ زندگی بسر کرنے کا سامان اس کو مل جائے۔

(۳) ایسا آدمی جس کو سخت ضرورت پیش آئے اور اس کی قوم کے تین معتبر آدمی کہیں کہ یہ سخت حاجت مند ہے تو اس کو مانگنا جائز ہے۔

ان کے علاوہ ہر ایک پر سوال حرام ہے جو مانگ کر کھائے وہ حرام کھا رہا ہے۔

(ریاض الصالحین۔ حضرت قبیصہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ مسکین نہیں ہے جو لوگوں کے پاس ایک لقمہ یا دو لقمے، ایک کھجور یا دو کھجوروں کے لیے آئے جائے۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا نہ ہو جو اس کے لیے کافی ہو اور لوگوں کو اس کے حال کی خبر بھی نہ ہو کہ اس کو صدقہ دیں اور وہ مجمع میں کھڑا ہو کر شرم و غیرت کی وجہ سے سوال بھی نہ کر سکے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ دیتے تو میں عرض کرتا کہ مجھ سے زیادہ جو محتاج ہو اس کو دیجیے۔ آپؐ فرماتے "اس کو لے لو۔ جب تمہارے پاس ایسا مال آئے جس میں تمہارا دل

نہیں لگا تھا اور نہ تم نے مانگا تھا' تو اس کو لے لیا کرو اور اس کو بڑھاؤ۔ اپنے استعمال میں لاؤ چاہے صدقہ کرو اور جو ایسا نہ ہو تو اس کے پیچھے اپنا دل نہ لگاؤ''۔

حضرت سالمؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے مگر جو دے دیتا تھا اس کو واپس بھی نہیں کرتے تھے۔

(بخاری' مسلم)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''جو شخص لوگوں سے جمع کرنے کے لیے مانگتا ہے وہ آگ کی چنگاری مانگتا ہے۔ اس کو اختیار ہے زیادہ چنگاریاں جمع کر لے یا کم''۔

(مسلم۔ ابو ہریرہؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''کسی کو کوئی فاقہ پیش آئے۔ اگر وہ اس فاقے کو لوگوں کے سامنے پیش کرے تو اس کا فاقہ زائل نہ ہو گا اور اگر اللہ کے سامنے پیش کرے گا تو اس کو جلد یا بہ دیر رزق عطا ہو گا''۔

(ابو داؤد' ترمذی۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''لگ لپٹ کر نہ مانگو۔ خدا کی قسم اگر تم میں سے کوئی مجھ سے مانگے گا اور میں اس کو ناراض ہو کر دوں گا تو اس میں برکت نہ ہو گی''۔

(مسلم۔ حضرت معاویہؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''اس طرح خدا سے ہرگز نہ مانگو کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما' تم کو پختگی کے ساتھ دعا کرنا چاہیے۔ اللہ کو کوئی چیز بری نہیں معلوم ہوتی''۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

اچھا رفیق

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مومن وہ ہے جو اپنے بھائی کے لیے وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت انسؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ کی خوشی کی خاطر کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرنے چلتا ہے تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے "تو مبارک ہے، تیرا چلنا مبارک ہے، تو نے جنت میں اپنی جگہ بنالی"۔

(ترمذی۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میری عظمت کی وجہ سے جو آپس میں محبت کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟ آج میں ان پر اپنا سایہ کروں گا اور آج میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے مشک اٹھانے والے اور دھونکنی پھونکنے والے کی۔ مشک اٹھانے والا یا تم کو کچھ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا اس کی خوش بو ہی پاؤ گے اور دھونکنی والا یا تو تمہارے کپڑے جلائے گا یا اس سے بری بو پاؤ گے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو موسی اشعریؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جب آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس سے بتادے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں"۔
(ابوداؤد' ترمذی- حضرت مقدام بن معدی کربؓ)
نوٹ : اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص مجھ سے محبت کرتا ہے یا میرا خیال رکھتا ہے تو اس کا نفسیاتی اثر یہ ہوتا ہے کہ اس کے دل میں اس شخص کا احترام خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔
(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"اپنے دوست سے دوستی میں نرمی (میانہ روی) اختیار کرو۔ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت وہ تمہارا دشمن بن جائے۔ اسی طرح دشمن سے دشمنی کا برتاؤ کرنے میں بھی نرمی (اعتدال کی راہ) اختیار کرو۔ ہو سکتا ہے کہ کسی دن وہ تمہاری دوستی کا دم بھرنے لگے"۔
(الادب المفرد- حضرت عبید کندی)
(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی شخص کے روبرو اس کی تعریف کی گئی۔ آپؐ نے فرمایا:
"تم نے اپنے دوست کی گردن توڑ دی"۔ اس بات کو آپؐ نے کئی بار دہرایا۔ پھر فرمایا:
"اگر تعریف کرنا ضروری ہی ہو تو یوں کہو کہ میرا اس کے ساتھ ایسا اور ایسا گمان ہے"۔
(بخاری، مسلم- حضرت ابوبکر صدیقؓ)
(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ پس آدمی کو دیکھ لینا چاہیے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔"
(ابوداؤد' ترمذی- حضرت ابوہریرہؓ)

نوٹ : انسان اپنے دوست کا طور طریقہ ' اخلاق و عادات حتیٰ کہ عقیدہ و مذہب تک اختیار کرلیتا ہے۔ اس لیے دوستوں کے انتخاب میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"آدمی (قیامت کے دن) اس کے ساتھ ہو گا جس کو چاہتا ہے"۔

(بخاری 'مسلم۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ)

اچھا مسافر

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کی وہ خرابیاں معلوم ہو جائیں جو میں جانتا ہوں تو کوئی سوار کبھی رات میں تنہا سفر نہ کرے"۔

(بخاری)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب آپؐ کسی سفر کو روانہ ہوتے اور واپس تشریف لاتے تو دو رکعت شکرانے کے نفل پڑھتے تھے۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

(۴) سفر پر روانہ ہونے والے کے حق میں یہ کہے :

استودعکم اللہ الذی لا تضیع ودائعہ (میں تمہیں اللہ کو سونپتا ہوں جس کے پاس امانتیں ضائع نہیں ہوتیں)۔

(ابوداؤد، مسند احمد۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہوتے وقت یہ دعا فرماتے تھے:

اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر و التقوی و من العمل ما ترضی، اللھم ھون علینا سفرنا ھذا و اطوعنا بعدہ، اللھم انت الصاحب فی السفر، و الخلیفتہ فی الاھل، اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر و کابتہ المنظر و سوء المنقلب فی المال و الاھل۔

(اے اللہ اس سفر میں ہم تجھ سے نیکی، پرہیزگاری اور عمل پسندیدہ کی درخواست کرتے ہیں۔ خداوندا ہمارے اس سفر کو آسان کردے۔ اس کی درازی کو کم کردے۔ اے اللہ تو ہی سفر میں رفیق اور گھر والوں کے لیے ہمارا قائم مقام ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت سے، اندوہ ناک مناظر سے، اور گھر بار کو بری حالت میں

آکر دیکھنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(مسلم' ترمذی' ابوداؤد- حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

(٦) جب سواری پر بیٹھے تو یہ دعا پڑھے :

الحمد للہ الذی سخر لنا ھذا و ما کنا لہ مقرنین و انا الی ربنا لمنقلبون ۔

(اللہ کی حمد ہے جس نے ہمارے لیے یہ مسخر کیا حالاں کہ ہم اس کو تابع کرنے والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹ جانے والے ہیں)۔

(٧) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

(بخاری- حضرت جابرؓ بن عبداللہ)

(٨) بحری سفر شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

بسم اللہ مجریھا و مرسھا ان ربی لغفور رحیم ۔

(اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا رب مغفرت اور رحم کرنے والا ہے۔)

(٩) جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالے تو یہ دعا پڑھ لے:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق ۔

(میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس برائی سے جو اس نے پیدا کی)۔

(مسلم' ترمذی- خولہؓ بنت حکیم)

(١٠) جب کسی بستی میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے تین بار:

اللھم بارک لنا فیھا ۔ (اے اللہ! یہ بستی ہمارے لیے بابرکت بنادے)

(طبرانی- حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

(١١) **ائبون تائبون عابد ون لربنا حامد ون ۔** (لوٹنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اپنے رب کا شکر کرنے والے ہیں)۔

(مسلم- حضرت ابن عمرؓ)

اچھی وضع قطع والا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جس کا آدھا سر منڈا تھا اور آدھے میں بال تھے۔ (اسے دیکھ کر) آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"یا تو تمام بال منڈوا دو یا بالکل نہ مونڈو"۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑ کر بڑھانے والی اور بڑھوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ تر سر پر بال رکھے ہیں۔ کبھی کان کی لو سے اونچے رکھے کبھی کان کی لو تک۔ کبھی اس سے بھی نیچے کاندھے تک۔

(شمائل ترمذی)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی مسجد میں آیا۔ اس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس کو اشارہ فرمایا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو ٹھیک کرائے۔ چناں چہ اس نے ایسا ہی کیا اور پھر لوٹ کر آیا تو آپؐ نے فرمایا:

"کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی سر کے بال بکھیرے ہوئے ایسی (وحشیانہ) صورت میں آئے کہ گویا وہ شیطان ہے"۔

(موطا امام مالک۔ حضرت عطاء بن یسارؒ)

(۵) مونچھیں ترشوانے، ناخن لینے، بغل اور زیر ناف کی صفائی کے سلسلے میں ہمارے واسطے حد مقرر کردی گئی ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

(مسلم۔ حضرت انسؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مونچھوں کو خوب باریک کرو اور داڑھی چھوڑو۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

(۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس شخص کے بال ہوں اس کو چاہیے کہ وہ ان بالوں کا اکرام کرے"۔

(سنن ابوداؤد۔ حضرت ابوہریرہؓ)

نوٹ : بالوں کا اکرام یہ ہے کہ ان کو دھویا جائے، حسب ضرورت تیل لگایا جائے، ان میں کنگھی بھی کی جائے۔

(۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور چہرہ داغنے سے منع فرمایا ہے۔

(مسلم۔ حضرت ابن عباسؓ)

(۹) حضرت ہندؓ بن عتبہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "مجھے بیعت کر لیجیے"۔ آپؐ نے فرمایا:

"میں تم کو اس وقت تک بیعت نہیں کروں گا جب تک کہ تم (مہندی لگا کر) اپنے ہاتھوں کی صورت نہ بدلوگی۔ یہ درندے کے سے ہاتھ معلوم ہوتے ہیں"۔

(ابوداؤد۔ حضرت عائشہؓ)

اچھا لباس پہننے والا

(۱) صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"لباس کی سادگی ایمان کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے"۔
(ابوداؤد۔ حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جو بندہ عمدہ لباس کی استطاعت کے باوجود از راہ تواضع و خاک ساری اس کو استعمال نہ کرے (اور سادہ معمولی لباس ہی پہنے) تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو جوڑا بھی پسند کرے اس کو زیب تن کرلے"۔

(ترمذی۔ حضرت معاذ بن انسؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جو شخص دنیا میں نمایش اور شہرت کے کپڑے پہنے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت و رسوائی کے کپڑے پہنائے گا"۔

(مسند احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ)
نوٹ : شہرت کے کپڑے سے مراد وہ لباس جو اپنی شان و شوکت کی نمایش کے لیے اور لوگوں کی نظر میں بڑا بننے کے لیے پہنا جائے۔
(۴) حضرت مالک بن فضلہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں بہت معمولی اور گھٹیا کپڑے پہنے ہوئے تھا--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جب اللہ تعالیٰ نے تم کو مال و دولت سے نوازا ہے تو پھر اللہ کے انعام و احسان اور اس کے فضل و کرم کا اثر تمہارے اوپر نظر آنا چاہیے"۔
(مسند احمد' نسائی' حضرت ابولاحوص تابعی بن مالک بن فضلہؓ)

نوٹ : اگر کوئی شخص محض کنجوسی یا طبیعت کے لاابالی پن کی وجہ سے معمولی یا الٹے سیدھے کپڑے پہنتا ہے اور اپنی حیثیت کا خیال نہیں رکھتا تو اس طرز عمل کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا گیا ہے۔

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ریشم کا لباس میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور عورتوں پر حلال ہے"۔

(ترمذی۔ حضرت ابوموسی اشعریؓ)

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کا لباس اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا لباس پہنتی ہیں۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ عورتیں جہنمی ہیں جو کپڑے پہن کر بھی ننگی رہتی ہیں"۔

(ریاض الصالحین)

نوٹ : مقصد یہ ہے کہ ایسے باریک کپڑے نہ استعمال کیے جائیں جن کو پہن کر جسم کا ہر عضو نمایاں ہو۔

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفید باریک قبطی چادر حضرت دحیہؓ کو دیتے ہوئے) فرمایا:

"اس کے دو ٹکڑے کرلینا۔ ایک ٹکڑے کا تو اپنا کرتا بنالینا اور دوسرا ٹکڑا اپنی بیوی کو دے دینا۔ وہ اس کو اوڑھنی کے طور پر استعمال کرلے گی"۔ پھر جب دحیہؓ اٹھ کر جانے لگے تو آپؐ نے ان سے دوبارہ فرمایا "اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگالے تاکہ اس کے بال اور جسم وغیرہ دکھائی نہ دیں"۔

(ابوداؤد۔ حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبیؓ)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مسلمان (مرد) کا پاجامہ نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے۔ کوئی گناہ نہیں اور کوئی حرج نہیں اگر ٹخنوں تک ہو اور اگر ٹخنوں سے نیچا ہوا تو پھر وہ آگ میں ہے اور جس

نے غرور میں آکر پاجامہ لانبا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا''۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابو سعید خدریؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ اور ام سلمہؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے پلو کو ایک ہاتھ لٹکے ہوئے رکھا کریں (تاکہ جسم اچھی طرح ڈھکا ہوا رہے)۔

(مسند احمد۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۱) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کو دیکھ کر جس کے کپڑے بہت ہی میلے تھے' فرمایا:

''کیا اسے کوئی ایسی چیز میسر نہیں آسکتی کہ جس سے اپنے کپڑے صاف کرلے''۔

(مسند احمد۔ حضرت جابرؓ)

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمرؓ کو سرخ رنگ کا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

''اسے اتار ڈالو''۔

(مسند احمد۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس (کے کپڑوں) پر زرد رنگ نظر آرہا تھا۔ آپؐ کو وہ برا معلوم ہورہا تھا۔ جب وہ آدمی جانے کو اٹھا تو آپؐ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا:

''بہت اچھا ہو اگر تم اس سے کہہ دو کہ زرد رنگ کو چھوڑ دے''۔

(مسند احمد۔ حضرت انسؓ)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''سفید کپڑے پہنا کرو۔ یہ بہترین لباس ہے۔ سفید کپڑا ہی زندگی میں پہننا چاہیے اور سفید ہی کپڑے میں مردوں کو دفن کرنا چاہیے۔''

(ترمذی۔ حضرت سمرہؓ)

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب کپڑا پہنا جائے تو داہنے اعضا سے شروع کیا جائے۔

(ترمذی۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۶) کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیے تاکہ جنات بھی اس کی برہنگی نہ دیکھ سکیں۔

(حصن حصین۔ حضرت انسؓ)

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لے کر فرماتے:

اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسئلک خیرہ خیر ما صنع لہ و اعوذ بک من شرہ و شر ما صنع لہ۔

(اے اللہ تیرا شکر ہے۔ تو نے ہی مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس غرض کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور جس غرض کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی برائی سے)۔

(ترمذی۔ حضرت ابو سعید خدریؓ)

(۱۸) نئے کپڑے پہنتے وقت یہ دعا بھی پڑھتے :

الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی و اتجمل بہ فی حیاتی۔

(ساری تعریف ہے اس اللہ کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑے پہنائے جس سے میں ستر پوشی کرتا ہوں اور اپنی زندگی کو حسن و جمال سے آراستہ کرتا ہوں۔)

(ترمذی۔ حضرت عمرؓ)

اچھا کھانے پینے والا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر تم اللہ پر بھروسا کرو جیسا بھروسا کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا جیسے چڑیوں کو دیتا ہے۔ صبح کو خالی پیٹ جاتی ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر واپس آتی ہیں"۔

(ترمذی۔ حضرت عمرؓ)

نوٹ : بھروسے کا حق یہ ہے کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا نہ رہے بلکہ اپنی حد تک کوشش کرے اور نتیجہ اللہ پر چھوڑ دے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ابن آدم کو اتنا کھانا کافی ہے کہ اس کی پیٹھ سیدھی رہے۔ اگر اس کے بعد بھی کچھ ضرورت ہے تو (پیٹ کا) ایک تہائی کھانے کے لیے' ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے"۔

(ترمذی۔ حضرت مقداد بن معدی کربؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس طرح (کچھ ٹھنڈا کر کے) کھانا زیادہ برکت کا باعث ہوتا ہے۔"

(دارمی۔ حضرت اسماء بنت ابی ابکرؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک رکابی میں ثرید لایا گیا۔ آپؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ "کھاؤ (مگر) آس پاس سے کھاؤ۔ بیچ میں سے نہ کھایا کرو۔"

(مسند احمد۔ حضرت ابن عباسؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ کے سامنے کچھ کھجوریں پیش کی گئیں۔ چناں چہ آپؐ نے اور صحابہؓ نے کھانا شروع کیا۔ بعض صحابہؓ ایک ایک لقمے میں دو دو کھجوریں کھانے

لگے۔ آپؐ نے فرمایا:

"ایک لقمے میں ایک ہی کھجور کھاؤ"۔

(مسند احمد)

نوٹ : یعنی ساتھ والوں کے مقابلے میں زیادہ کھانے کی کوشش نہ کرنا چاہیے بلکہ شائستگی اور انصاف کے ساتھ سب کے برابر کھانا چاہیے۔

(۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد منہ ہاتھ دھونا باعث برکت ہے"۔

(مسند احمد۔ حضرت سلمانؓ)

(۷) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے"۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"تم شاید علاحدہ علاحدہ کھاتے ہو"۔ صحابہ نے عرض کیا "جی ہاں"۔ آپؐ نے فرمایا:

"بسم اللہ پڑھ کر اور سب مل کر کھایا کرو اس میں تمہارے لیے برکت ہوگی"۔

(ابوداؤد۔ حضرت وحشی بن حربؓ)

(۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ آپؐ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے اور پھر ان کو چاٹ بھی لیا کرتے تھے۔

(شمائل ترمذی۔ حضرت کعب بن مالکؓ)

(۹) اگر کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا بھول جائے تو (بعد میں) یہ پڑھ لے بسم اللہ اولہ و آخرہ (اللہ کے نام سے' اس کے پہلے اور پیچھے)۔

(ابوداؤد۔ حضرت عائشہؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"شیطان اپنے لیے اس کھانے کو جائز کرلیتا ہے (یعنی اس میں خود شریک ہوجاتا ہے) جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔"

(مسلم۔ حضرت حذیفہؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"تم لوگ بائیں ہاتھ سے کھایا پیا نہ کرو۔ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے"۔
(مسلم۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"میں ٹیک لگا کر یا کسی چیز کے سہارے سے بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتا۔"
(بخاری۔ حضرت ابو جحیفہؓ)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد تینوں انگلیاں ایک ساتھ نہیں چاٹا کرتے تھے اور فرماتے تھے "اگر تمہارے ہاتھ سے لقمہ چھوٹ پڑا کرے تو اس کو (اٹھاکر) صاف کرکے کھالیا کرو' اسے شیطان کے واسطے نہ چھوڑا کرو اور رکابی میں کھانا لگا ہوا نہ چھوڑا کرو بلکہ اسے صاف کردیا کرو۔" اور فرماتے تھے "تمہیں یہ خبر تو ہوتی نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔ (ممکن ہے وہی برکت والا حصہ ہو جو رکابی میں لگا ہوا رہ گیا ہو)۔
(مسند احمد۔ حضرت انسؓ)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے پینے سے منع فرمایا۔
(مسلم۔ حضرت انسؓ)

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"تم اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیا کرو بلکہ دو دو یا تین تین سانسوں میں پیا کرو اور جب تم پینے لگو تو بسم اللہ پڑھ کے پیو اور جب پی چکو اور برتن سے منہ ہٹالو تو اللہ کی حمد اور اس کا شکر کرو۔"
(جامع ترمذی۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ)

(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
(کوئی چیز پیتے وقت) "برتن میں سانس نہ لیا کرو"۔
(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو قتادہؓ)

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر

مرغوب ہوا تو تناول فرمالیا اور ناپسند ہوا تو نہ کھایا اور چھوڑ دیا۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں کھانے سے منع فرمایا۔

(نسائی۔ حضرت انسؓ)

(۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کھانا کھا کر اور پانی پی کر اس کی تعریف کرتا ہے"۔

(مسلم۔ حضرت انسؓ)

نوٹ : تعریف کا صحیح طریقہ وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے:

الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا من المسلمین۔

(ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا)۔

اچھا مصائب جھیلنے والا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"جتنی سخت آزمائش اور مصیبت ہوتی ہے اتنا ہی بڑا اس کا صلہ ہوتا ہے اور خدا جب کسی گروہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو اور زیادہ آزمائش میں مبتلا کردیتا ہے۔ پس جو لوگ خدا کی رضا پر راضی ہیں' خدا بھی ان سے راضی ہوتا ہے اور جو اس آزمائش میں خدا سے ناراض ہوں' خدا بھی ان سے ناراض ہوجاتا ہے۔"

(ترمذی۔ حضرت انسؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مسلمان کو جو مصیبت پہنچتی ہے خواہ وہ کسی قسم کی ہو' بیماری ہو' رنج و غم ہو' تکلیف ہو' حتی کہ اس کے ایک کانٹا بھی چبھے' اللہ اس کے صلے میں اس کی خطائیں معاف کردیتا ہے"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت ابوسعیدؓ و ابوہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مومن کا معاملہ بھی خوب ہے۔ یہ مومن ہی کی خصوصیت ہے۔ جب اس کو خوشی پہنچتی ہے تو شکر بھیجتا ہے' پس یہ اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔ اور جب مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے' پس یہ بھی اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔"

(مسلم۔ حضرت صہیب بن سنانؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم میں سے کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہوجائے تو موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر مجبور ہوجائے تو کہے "اے اللہ! مجھ کو زندہ رکھ اگر زندگی میرے لیے بہتر

ہے اور مجھ کو موت دے اگر موت میرے لیے بہتر ہے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت انسؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نوحہ کرنے سے قبر میں مردے پر عذاب ہوتا ہے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن عمرؓ)

نوٹ : نوحہ کرنے سے مراد بین کرکے رونا۔

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص گریبان پھاڑتا، گالوں پر طمانچے مارتا، جاہلیت کی طرح چیختا چلاتا اور بین کرتا ہے وہ میری امت میں نہیں"۔

(ترمذی)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب کوئی بندہ مصیبت پڑنے پر انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (ہم خدا ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) پڑھتا ہے تو خدا اس کی مصیبت کو دور فرما دیتا ہے۔ اس کو اچھے انجام سے نوازتا ہے اور اس کو اس کی پسندیدہ چیز اس کے صلے میں عطا فرماتا ہے"۔

(ترمذی)

اچھی گفتگو کرنے والا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ فحش بکنے والے بدزبان آدمی سے نفرت کرتا ہے"۔

(ترمذی۔ حضرت ابودرداؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" (مسلمانوں میں سب سے افضل وہ ہے) جس مسلمان کی زبان اور ہاتھ کے شر سے لوگ محفوظ رہیں۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابوموسیٰؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ بات نہ کیا کرو۔ زیادہ بولنا دل کو سخت کردیتا ہے اور سخت دل آدمی اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہے"۔

(ترمذی۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ ہوں گے جو زیادہ باتونی ہوں گے، چرب زبان ہوں گے، تصنع سے بات کرنے والے اور متکبر ہوں گے۔"

(ترمذی۔ حضرت جابرؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سچائی نیکی کی طرف مائل کرتی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور بندہ سچ بولتے بولتے اللہ کے یہاں بڑا سچا اور راست باز شمار ہونے لگتا ہے۔ جھوٹ گناہ پر مائل کرتا ہے اور گناہ دوزخ میں لے جاتا ہے۔ بندہ جھوٹ بولتے بولتے اللہ کے یہاں

بڑا دروغ گو لکھ لیا جاتا ہے''۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر اور اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات ہی کہو''۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عدی بن حاتمؓ)

(٧) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''چغل خور جنت میں نہ جائے گا۔'' (بخاری، مسلم۔ حضرت حذیفہؓ)

(٨) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''جب میں معراج کو گیا تو ایک ایسی قوم پر میرا گزر ہوا جس کے ناخن تانبے کے تھے۔ وہ ناخن سے اپنے منہ اور سینوں کو کھرچتے تھے۔ میں نے کہا ''اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟'' جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو (اپنے ہی جیسے) لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے''۔

(ابوداؤد۔ حضرت انسؓ)

نوٹ : یعنی غیبت کرتے اور دوسروں کی آبروریزی کرتے تھے۔

(٩) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا فحش بکنے والا اور زبان دراز مومن نہیں ہے''۔

(ترمذی۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(١٠) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''اللہ تعالیٰ نے تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جس کو قسم کھانا ہو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے''۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن عمرؓ)

(١١) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

''سب سے بدتر دوزخی وہ ہے جس کے دو منہ ہوں۔ ایک کے پاس اپنا ایک

منہ لے کر جاتا ہو اور دوسرے کے پاس دوسرا منہ"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

نوٹ : دو منہ رکھنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو دو رخی باتیں کرتا ہے یعنی ایک کے پاس جاتا ہے تو اس کی جیسی باتیں کرتا ہے اور دوسرے کے منہ پر اس کی جیسی باتیں کرتا ہے اور جھوٹ و سچ کا لحاظ نہیں رکھتا۔

(۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے وقت مسکراتے اور نہایت خندہ پیشانی سے گفتگو فرماتے تھے"۔

(شمائل نبویؐ)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلا کر نہیں بولتے تھے، سخت گفتگو نہیں فرماتے تھے، جس بات پر ہنستے آپؐ بھی تبسم فرماتے۔ جس پر سب تعجب کرتے آپؐ بھی اس میں شریک ہو جاتے۔ کسی کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ فرماتے۔ البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اس کو روک دیتے یا خود مجلس سے تشریف لے جاتے۔

(شمائل ترمذی۔ حضرت امام حسینؓ)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات ٹھہر ٹھہر کر واضح طور پر (کھول کر بیان) فرماتے تھے جو سنتا تھا سمجھ لیتا تھا۔

(ابوداؤد۔ حضرت عائشہؓ)

اچھا سونے والا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آرام فرماتے اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔

(شمائل ترمذی- حضرت براء بن عازب)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام طور سے سونے سے پہلے وضو فرمالیا کرتے تھے۔

(شمائل نبویؐ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت سرمہ ضرور لگاتے تھے۔

(شمائل ترمذی)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے دوسرے کپڑے کی تہبند باندھتے اور کرتا اتار کر ٹانگ دیتے۔

(شمائل نبویؐ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں جب بستر پر لیٹتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو دعا مانگنے کی طرح ملا کر ان پر سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم فرماتے اور تمام بدن پر سر سے پاؤں تک جہاں جہاں ہاتھ جاتا پھیر لیا کرتے تھے۔ تین مرتبہ ایسے ہی کرتے۔ سر سے ابتدا فرماتے، پھر منہ اور بدن کا اگلا حصہ اور پھر بقیہ بدن پر۔

(شمائل ترمذی- حضرت عائشہؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرتے تھے:

اللھم باسمک اموت و احیا

(اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور تیرے ہی نام سے زندہ رہوں گا)۔

(بخاری، مسلم)

نوٹ : مختلف احادیث میں مختلف دعائیں مروی ہیں۔

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بے دار ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیہ النشور۔

(اس اللہ کا شکر ہے جس نے موت کے بعد ہم کو جلایا اور اسی کی طرف روز قیامت زندہ ہو کر اٹھنا ہو گا۔)

(بخاری۔ حضرت براء بن عازبؓ)

(۸) آپؐ کبھی چت لیٹتے اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر آرام فرماتے مگر اس طرح کہ ستر نہیں کھلتا۔ اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو اس طرح لیٹنے سے منع فرمایا ہے۔

(شمائل نبویؐ)

(۹) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو پیٹ کے بل اوندھا لیٹا ہوا یا سوتا ہوا دیکھتے تو بہت ناراض ہوتے اور پاؤں سے چھیڑ کر اس کو اٹھا دیتے۔

(شمائل نبویؐ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرو تو پہلے اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے، پھر اپنے سیدھے پہلو پر لیٹو"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت براء بن عازبؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"جو بستر پر لیٹے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے پرسش فرمائے گا"۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابوہریرہؓ)

اچھی عادت والا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"منافق کی تین نشانیاں ہیں (۱) جب بات کہے جھوٹ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرے پورا نہ کرے۔ (۳) جب امانت رکھی جائے خیانت کرے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جس نے وہ کام چھوڑ دیا جس سے اللہ تعالٰی نے منع فرمایا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عبداللہ ابن عمروؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا :

"تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟" صحابہؓ نے عرض کیا "ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہو نہ کوئی اور سرمایہ"۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے، زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا لیکن اس کے ساتھ یہ بری عادتیں بھی ہوں گی کہ فلاں کو گالی دی ہے، فلاں پر تہمت لگائی ہے، فلاں کا مال کھایا ہے، فلاں کا خون بہایا ہے اور فلاں کو مارا ہے۔ پس اس کی بعض نیکی فلاں اور بعض نیکی فلاں کو دے دی جائے گی۔ اب اگر اس کی سب نیکیاں ختم ہو گئیں اور ادائی باقی رہی تو پھر ان سب کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر آگ میں جھونک دیا جائے گا"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بے شک میں بھی انسان ہوں۔ تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو اور تم میں کا بعض اپنی چرب زبانی سے کام لیتا ہے۔ تو میں اسی طرح کروں گا جو میں نے سنا ہے۔

اگر میں نے اپنے سننے کے مطابق اس کے بھائی کا حق اس کو دلوادیا تو گویا اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ دیا''۔

(بخاری - حضرت ام سلمہؓ)

نوٹ : مقدمے کا فیصلہ فریقین کے بیان کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر کسی فریق نے اپنی چرب زبانی سے غلط واقعات کو صحیح ثابت کردیا اور مقدمہ جیت لیا تو اس طرح جیتا ہوا مال اس کے لیے حلال نہیں ہوسکتا بلکہ اور مصیبت کا باعث بنے گا۔

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

''مومن کی مثال ان کی آپس کی محبت اور رحم دلی میں جسم واحد کی طرح ہے۔ جب اس کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو سارا جسم جاگتا ہے اور اس کو بخار آجاتا ہے''۔

(بخاری، مسلم - حضرت نعمان بن بشیرؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''مسلمان بھائی بھائی ہیں نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو بے یارومددگار چھوڑے۔ اور جو اس کی حاجت پوری کرے گا تو اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا۔ جو کسی کی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف قیامت کے دن دور کرے گا۔ جو کسی کی ستر پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔''

(بخاری، مسلم - حضرت ابن عمرؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا''۔

(بخاری، مسلم - حضرت جریر بن عبداللہؓ)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''وہ ہم میں سے نہیں ہے جو اپنے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور اپنے بڑوں کی عزت نہ کرے''۔

(ابوداوٗد، ترمذی - حضرت عمرؓ بن شعیب)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"سنو' سنو! سادگی ایمان ہے' سادگی ایمان ہے"۔

(ابو داؤد۔ حضرت ایاس بن ثعلبہ انصاریؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب بندہ کسی کی خطا کو معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اور تواضع کرنے سے درجہ بلند کرتا ہے"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا۔ اگر اللہ کی حرمتوں میں کوئی بات ہوئی تو اللہ کے لیے انتقام لیا۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو بلا ضرورت اپنا دایاں ہاتھ خراب نہ کرے' نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت قتادہؓ)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دو لعنتی کاموں سے بچو"۔ لوگوں نے عرض کیا "وہ کون سے کام ہیں؟" فرمایا:

"راستے میں اور سائے کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

(مسلم۔ حضرت جابرؓ)

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:

"ان دونوں اہل قبر پر عذاب ہو رہا ہے--- ان میں سے ایک (وہ ہے جو) پیشاب کی چھینٹوں سے بچتا نہیں تھا"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت ابن عباسؓ)

(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکلف کرنے سے منع فرمایا ہے۔
(بخاری۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"آپس میں بغض و عداوت نہ رکھو، آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے کا مقاطعہ نہ کرو، آپس میں قطع رحمی نہ کرو، ایک کے سودے پر دوسرا سودا نہ کرے، اور آپس میں اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے"۔
(بخاری، مسلم۔ حضرت انسؓ)

(۱۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"حسد سے بچو۔ حسد نیکی کو اس طرح کھاجاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاجاتی ہے یا خشک گھاس کو"۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بدگمانی سے بچو۔ بدگمانی بہت بڑا جھوٹ ہے"۔
(بخاری، مسلم۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۲۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس کے دل میں ذرہ برابر بھی کبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا"۔ ایک شخص نے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! آدمی کی فطرت ہے کہ وہ اچھے کپڑوں کو پسند کرتا ہے، اچھے جوتوں کی خواہش کرتا ہے"۔ جواب ارشاد ہوا "اللہ جمیل ہے، جمال کو پسند فرماتا ہے۔ غرور تو یہ ہے کہ آدمی حق بات نہ مانے اور لوگوں کو حقیر سمجھے"۔
(مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

نوٹ : اچھا لباس پہن کر اکڑتے ہوئے چلنا اور اپنے سے کم درجے کے لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنا کبر یا غرور کہلاتا ہے۔ عجزو انکساری کے ساتھ اچھے سے اچھے

کپڑے پہننا معیوب نہیں، بشرطے کہ حیثیت کے مطابق ہوں۔

(۲۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اپنے مسلمان بھائی کی (کسی کم زوری کی) ہنسی نہ اڑاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم فرمائے گا اور تم کو (اس کم زوری) میں مبتلا کردے گا۔"

(ترمذی۔ حضرت واثلہؓ بن اسقع)

(۲۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو ہم سے دغابازی کرے وہ ہم میں سے نہیں"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ظلم سے ڈرو۔ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہوں گی۔ بخل و حرص سے بچو۔ اس نے پچھلی امتوں کو ہلاک کیا ہے۔ اسی نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور حرام کو جائز قرار دیں"۔

(مسلم۔ حضرت جابرؓ)

(۲۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو کوئی کسی کی ایسی بات سننے کی کوشش کرے جو اسے نہیں بتائی جاتی ہے تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا"۔

(مسند احمد۔ حضرت ابن عباسؓ)

(۲۵) حضرت ابن عمرؓ کسی سے تخلیے میں باتیں کر رہے تھے۔ حضرت سعید مقبریؒ ان دونوں کے پاس بیٹھنے لگے تو حضرت ابن عمرؓ نے ان کے سینے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا "کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان معلوم نہیں کہ جب دو آدمی تخلیے میں بات کر رہے ہوں تو تیسرے آدمی کو ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھنا چاہیے"۔

(مسند احمد۔ حضرت سعید مقبریؒ)

اچھے اخلاق والا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"مجھے اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے تاکہ اخلاقی اچھائیوں کو تمام وکمال تک پہنچاؤں"۔
(موطا امام مالک)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں"۔
(بخاری، مسلم۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوں گے جو اچھے اخلاق والے ہیں"۔
(ترمذی۔ حضرت جابرؓ)

(۴) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "مجھے وصیت کیجیے"۔ آپؐ نے فرمایا :
"غصہ نہ کرو۔ اس نے کئی بار یہی کہا اور آپؐ بار بار یہی جواب فرماتے رہے کہ "غصہ نہ کرو"۔
(بخاری۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے۔ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے"۔
(بخاری، مسلم۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تو نیکی کے کسی کام کو حقیر نہ سمجھ' تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے' یہ بھی نیکی ہے' اور اپنے ڈول کا پانی اپنے بھائی کے برتن میں انڈیل دے' یہ بھی نیکی ہے"۔

(ترمذی- حضرت جابرؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دو آدمیوں کے درمیان صلح کرا دو' یہ بھی نیکی ہے۔ تم کسی کو اپنی سواری پر بٹھالو یا اس کا بوجھ اپنی سواری پر رکھ لو' یہ بھی نیکی ہے۔ اچھی بات کہنا بھی نیکی ہے۔ تمہارا ہر قدم جو نماز کے لیے اٹھتا ہے' نیکی ہے۔ راستے سے کانٹے پتھر ہٹا دینا بھی نیکی ہے"۔

(بخاری' مسلم- حضرت ابو ہریرہؓ)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کے وقت اس کے کام آئے گا' اللہ ضرورت کے وقت اس کی مدد کرے گا"۔

(بخاری' مسلم- حضرت ابن عمرؓ)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"حیا سوائے خوبی کے اور کچھ نہیں لاتی"۔

(بخاری' مسلم- حضرت عمران بن حصینؓ)

نوٹ : ایک دوسری روایت میں ہے کہ "حیا سراسر خیر ہے"۔

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"فحش جس میں ہوتا ہے اس میں عیب پیدا کر دیتا ہے اور حیا جس میں ہوتی ہے اس کو سنوار دیتی ہے"۔

(ترمذی- حضرت انسؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ہر اس مسلمان بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے۔ ایک فرشتہ اس پر مامور رہتا ہے جب وہ اپنے بھائی کی غیبت میں کوئی دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے "یہی بھلائی اسے بھی عطا کر"۔

(مسلم- حضرت ابو درداءؓ)

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر کسی کے ساتھ کوئی احسان کیا گیا اور اس نے اسی وقت جزاک اللہ خیرا کہہ دیا تو گویا اس نے احسان کرنے والے کی پوری ثنا کردی"۔ (یعنی پورا پورا بدلہ چکا دیا)۔

(ترمذی۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے۔ اگر تین دن اسی حالت میں گزر جائیں تو اس کو چاہیے کہ ملاقات ہو تو فوراً سلام کرے۔ اگر دوسرے نے جواب دے دیا تو ثواب میں دونوں شریک ہوئے اور اگر اس نے جواب نہ دیا تو وہ گنہ گار ہوگا اور سلام کرنے والا اس مقاطعہ کے گناہ سے نکل گیا"۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۱۴) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا "اسلام میں کون سی بات بہتر ہے" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ کسی سے جان پہچان ہو یا نہ ہو"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص)

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام کی ابتدا کرے"۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابوامامہؓ صدی بن عجلان)

(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تین شخص ایک جگہ ہوں تو دو کو آپس میں سرگوشی نہ کرنا چاہیے جب تک کہ تم اور دوسرے لوگوں سے مل جل نہ جاؤ۔ اس لیے کہ یہ سرگوشی تیسرے کو غم گین کردے گی"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہہ کر پکارے گا تو ان دونوں میں ایک پر ضرور کفر لازم ہو جائے گا۔ جس پر کفر کا الزام لگایا گیا ہے اگر وہ ایسا ہے تو اس پر گیا' ورنہ کہنے والے پر لوٹ آئے گا"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۱۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش بودار چیز واپس نہیں فرماتے تھے۔

(بخاری۔ حضرت انسؓ)

(۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قیامت میں حق والوں کو حق دلائے جائیں گے۔ حتیٰ کہ منڈی بکری کو سینگ والی بکری سے حق دلایا جائے گا۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو ہدایت فرمائی :

"اے علیؓ! اپنی ران نہ کھولو (کیوں کہ یہ ستر میں شامل ہے) اور کسی زندہ یا مردہ آدمی کی ران کی طرف نظر نہ کرو"۔ (ابو داؤد' ابن ماجہ۔ حضرت علیؓ)

(۲۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"مرد دوسرے مرد کے ستر کی طرف اور عورت دوسری عورت کے ستر کی طرف نظر نہ کرے"۔

(مسلم۔ حضرت ابو سعید خدریؓ)

(۲۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لوگو! (تنہائی میں بھی) برہنگی سے پرہیز کرو (بلا ضرورت تنہائی میں بھی ستر نہ کھولو) کیوں کہ تمہارے ساتھ فرشتے برابر رہتے ہیں' کسی وقت بھی جدا نہیں ہوتے' سوائے قضائے حاجت اور میاں بیوی کی صحبت کے وقت کے' لہٰذا ان کی شرم کرو اور ان کا احترام کرو"۔

(ترمذی۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ)

(۲۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا :

"اے علیؓ! (اگر کسی نامحرم پر تمہاری نظر پڑ جائے تو) دوبارہ نظر نہ کرو۔ تمہارے لیے پہلی نظر (جو بلاارادہ اور اچانک پڑ گئی وہ) تو جائز ہے۔ (یعنی اس پر مواخذہ اور گناہ نہ ہوگا) اور دوسری جائز نہیں"۔

(مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد۔ حضرت بریدہؓ)

(۲۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس مرد مومن کی کسی عورت کے حسن و جمال پر پہلی دفعہ نظر پڑ جائے پھر وہ اپنی نگاہ نیچی کر لے اور (اس کی طرف نہ دیکھے) تو اللہ اس کو ایسی عبادت نصیب فرمائے گا جس کی وہ لذت و حلاوت محسوس کرے گا"۔

(مسند احمد۔ حضرت ابوامامہؓ)

(۲۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کسی کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ (قریب قریب بیٹھے ہوئے) دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھ کر انہیں ایک دوسرے سے الگ کردے"۔

(ابوداؤد، ترمذی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۲۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ ان کے لیے اپنی جگہ سے کھسک گئے۔ انہوں نے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! جگہ میں کافی گنجائش ہے (ہٹنے کی زحمت نہ فرمائیں)"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نے ارشاد فرمایا :

"مسلم کا یہ حق ہے کہ جب کوئی بھائی اس کو (اپنے پاس آتا) دیکھے تو اس کے لیے اپنی جگہ سے کچھ ہٹے (اور اپنے قریب بٹھائے)"۔

(بیہقی۔ حضرت واثلہؓ بن الخطاب)

(۲۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"کوئی آدمی ایسا نہ کرے کہ کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس جگہ بیٹھ جائے بلکہ لوگوں کو چاہیے کہ (آنے والوں کے لیے) کشادگی اور گنجائش پیدا

کریں (اور ان کو جگہ دے دیں)"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

(۲۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص اپنی جگہ سے (کسی ضرورت سے) اٹھا اور پھر واپس آگیا تو اس جگہ کا وہی شخص زیادہ حق دار ہے"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس آدمی کو اس بات سے خوشی ہو کہ لوگ اس کی تعظیم میں کھڑے رہیں، اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے"۔

(ترمذی، ابوداؤد۔ حضرت معاویہ بن ابو سفیانؓ)

(۳۰) ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصا کا سہارا لیتے ہوئے باہر تشریف لائے تو صحابہؓ کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تم اس طرح مت کھڑے ہو جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں"۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابو امامہؓ باہلی)

(۳۱) صحابہؓ کے لیے کوئی شخصیت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں تھی، اس کے باوجود ان کا طریقہ یہ تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیوں کہ جانتے تھے کہ یہ آپؐ کو ناپسند ہے۔"

(ترمذی۔ حضرت انسؓ)

اچھا بندہ

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ تمہاری صورتوں کو۔ اس کی نظر تو تمہارے دلوں پر رہتی ہے۔ (یعنی نیت دیکھتا ہے)"۔

(حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اے لوگو! اللہ سے توبہ کرو اور بخشش چاہو۔ بے شک میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں"۔

(مسلم۔ حضرت اغرؓ بن یسار المزنی)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اتنا خوش ہوتا ہے جیسا کہ وہ سوار جس کی سواری مع کھانے پینے کے سامان کے کسی چٹیل میدان میں کھو جائے اور وہ مایوس ہو کر ایک درخت کے نیچے سو جائے۔ جب آنکھ کھلے تو دیکھے کہ وہ سواری کھڑی ہے۔ پس وہ سوار لگام پکڑ کے خوشی کی شدت میں یوں کہنے لگے کہ "اے اللہ! تو میرا بندہ ہے' میں تیرا رب ہوں"۔

(حضرت ابو حمزہؓ وانس بن مالکؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے :

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ اے بنی آدم! جب تک تو مجھ سے مانگے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو میں تجھ کو بخشوں گا' چاہے تو کسی عمل پر ہو اور میں کچھ پروا نہ کروں گا۔ اے بنی آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے بخشش

طلب کرے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور کچھ پروا نہ کروں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تم اس قدر خطائیں کرو کہ زمین تمہاری خطاؤں سے پر ہو جائے اور پھر مجھ سے ملو' لیکن میرا شریک نہ ٹھہراؤ تو میں تمہارے پاس اتنی ہی مغفرت کے ساتھ آؤں گا کہ زمین بھر جائے۔''

(ترمذی۔ حضرت انسؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا تو اس کو نیک عمل کرنے والے کی طرح اجر ملے گا اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا تو اس پر ایسا ہی گناہ ہوگا جیسا کرنے والے پر اور کرنے والے کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی''۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''تم اگر کسی کو برائی کرتے دیکھو تو اپنے ہاتھ سے روکو۔ اگر نہ روک سکو تو زبان سے منع کرو۔ اور اگر زبان سے بھی منع نہ کر سکو تو اپنے دل میں برا سمجھو اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے''۔

(مسلم۔ حضرت ابو سعید خدریؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''سفید بال نہ اکھیڑو۔ یہ قیامت میں مسلمانوں کے لیے نور ہوں گے''۔

(ابو داؤد' ترمذی۔ حضرت عمرو بن شعیبؓ)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''چھوڑ دو جو تم کو شک میں ڈالے اور اس چیز کو اختیار کرو جس سے تمہارے دل میں کھٹک نہ پیدا ہو۔ پس بے شک سچ اطمینان ہے اور شک جھوٹ ہے۔''

(ترمذی۔ حضرت حسن بن علیؓ)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا جائزہ لے اور آخرت کے لیے عمل کرے۔ پیچھے رہ جانے والا وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنی خواہشات کے تابع کردے اور اللہ سے بڑی بڑی امیدیں لگائے بیٹھا رہے"۔

(ترمذی۔ حضرت شدادؓ بن اوسؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ انسان وہ عمل کرے جو اللہ نے اس پر حرام کردیا تھا"۔

(حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے"۔

(بخاری۔ حضرت عثمانؓ بن عفان)

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قرآن پڑھا کرو' یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا"۔

(مسلم۔ حضرت ابوامامہؓ)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرا بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں"۔

(بخاری۔ حضرت انسؓ)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دو نعمتیں ہیں جن میں بہت لوگ گھاٹے میں ہیں--- تن درستی اور فرصت"۔

نوٹ : جو لوگ تن درستی اور فرصت کے اوقات کی قدر نہیں کرتے اور ان کو

ضائع کردیتے ہیں وہ ان دونوں نعمتوں سے محروم کہلاتے ہیں۔

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں :

(۱) جب ملاقات ہو تو سلام کرے۔ (۲) جب دعوت دے تو قبول کرے۔ (۳) چھینک کا جواب دے۔ (۴) جب بیمار ہو تو عیادت کو جائے۔ (۵) جس چیز کو اپنے لیے اچھا سمجھے اپنے بھائی کے لیے بھی اچھا سمجھے۔ (۶) جب انتقال ہو تو جنازے میں شرکت کرے"۔

(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

"مصور آگ میں ڈالا جائے گا اور جتنی تصویریں اس نے بنائی ہیں ان سب میں جان ڈال دی جائے گی وہ اس پر عذاب کریں گی"۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اگر تصویریں بنانا ضروری سمجھو تو بے جان چیزوں کی تصویریں بناؤ جیسے درخت وغیرہ۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن عباسؓ)

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کھیت اور مویشی کی نگرانی کے لیے اور شکار کے لیے کتا پالا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور نیت سے اگر کوئی پالے گا تو ہر روز اس کی دو قیراط نیکیاں کم ہوتی جائیں گی"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن عمرؓ)

نوٹ : قیراط تقریباً نصف رتی کے برابر ہوتا ہے۔

(۱۸) جب کسی آدمی کے منہ سے لہسن یا پیاز کی بو آتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو (مسجد سے) نکال دیتے تھے اور حکم دیتے کہ بقیع تک چلا جائے پس جس کو لہسن پیاز کھانا ہی ہو تو اس کو اتنا پکائے کہ اس کی بو مر جائے۔

(مسلم۔ حضرت عمرؓ)

(۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دو آنکھوں کو آگ نہیں چھو سکتی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی،

دوسری وہ جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتی رہی۔"

(ترمذی۔ حضرت ابن عباسؓ)

(۲۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر میں اپنی امت کے لیے مشکل نہ سمجھتا تو حکم دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

نوٹ : آپؐ دانتوں اور منہ کی صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے تاکہ منہ سے بدبو نہ آنے پائے۔ اسی لیے یہ تاکید فرمائی ہے۔

(۲۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میری امت کے مردوں پر سونا (استعمال کرنا) حرام ہے اور عورتوں پر حلال ہے"۔

(ترمذی۔ حضرت ابو موسی اشعریؓ)

(۲۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس وصیت کے لائق کوئی چیز ہو اور وہ دو راتیں اس حال میں گزار دے کہ وصیت لکھ کر نہ رکھی ہو"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن عمرؓ)

نوٹ : اس کا یہ مقصد ہے کہ موت کا خیال ہمہ وقت رہے۔ نہ معلوم مدت کب پوری ہو جائے اور بلاوا آجائے۔ اسی لیے وصیت نامہ لکھا ہوا تیار رہنا چاہیے۔

(۲۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"موت کی کوئی بھی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ شخص نیک ہے تو ممکن ہے کہ عمر کے اضافے سے اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہے اور اگر برا ہے تو شاید وہ توبہ کرکے اللہ کو راضی کرلے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بندہ اس وقت تک متقی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ گناہ سے بچنے

کے لیے وہ مباح کو بھی نہ چھوڑ دے''۔

(ترمذی۔ حضرت عطیہ بن عروہؓ)

(۲۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''خوش نصیب ہے وہ جس کو اسلام کی توفیق ملی اور اس کو بقدر ضرورت زندگی کا سامان حاصل ہے اور وہ اس پر قانع ہے''۔

(ترمذی۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ)

نوٹ : انسان کی بے اطمینانی اور بے چینی کا اصل سبب دولت و اعزاز کی بڑھتی ہوئی خواہش ہے، جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ ضروریات زندگی بہ فراغت حاصل ہونے کے باوجود لوگ سکون و اطمینان سے محروم رہتے ہیں۔ اس حدیث میں یہی بات سمجھائی گئی ہے کہ ضروریات زندگی حاصل ہونے کے بعد اگر انسان نے قناعت اختیار کرلی تو اس کی زندگی قابل رشک بن جائے گی۔

(۲۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو فراس ربیعہؓ (اصحاب صفہ میں سے تھے) سے فرمایا :

''مجھ سے مانگو''۔ انہوں نے کہا ''میں جنت میں آپؐ کی رفاقت چاہتا ہوں''۔ آپؐ نے فرمایا ''اور کچھ''۔ انہوں نے کہا ''بس یہی''۔ آپؐ نے فرمایا ''سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو''۔

(مسلم۔ حضرت ابو فراس ربیعہؓ)

نوٹ : مراد یہ کہ میں تو دعا کروں گا ہی لیکن تم بھی عبادت اور نمازوں کی کثرت کرو۔ یعنی دعا کے ساتھ کچھ عمل بھی درکار ہے۔

(۲۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں کچھ فرق رکھ کر بتایا کہ اس طرح''۔

(مسلم۔ حضرت سہل بن سعدؓ)

(۲۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بیوہ اور مسکین کی خبر لینے والا اللہ کے راستے میں لڑنے والے کی طرح ہے۔ اور شاید یہ بھی فرمایا "ایسے عابد کی طرح ہے جو سست نہ پڑے یا ایسے روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہ کرے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سات آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنا سایہ کرے گا جس دن بجز خدا کے سائے کے کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (ان میں سے دو یہ ہیں) :

(۱) وہ شخص جس کو کوئی حسین عورت بلائے تو کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

(۲) جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کے آنسو بہنے لگیں۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم راستے میں بیٹھنے سے بچو"۔ لوگوں نے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! یہ تو ہمارے لیے ضروری ہے"۔ آپؐ نے فرمایا "اگر تمہارے لیے یہ مجلسیں ضروری ہیں تو راستے کو اس کا حق دو"۔ انہوں نے دریافت کیا "راستے کا کیا حق ہے؟" آپؐ نے فرمایا "نگاہیں نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو سعید خدریؓ)

(۳۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قیامت میں وہ لوگ مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوں گے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجیں گے"۔

(ترمذی۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(۳۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"۔

(ترمذی۔ حضرت علیؓ)

(۳۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کی حمایت کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ سے دوزخ کی آگ دور رکھے گا۔"

(ترمذی۔ حضرت ابو درداءؓ)

(۳۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سات چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں ان سے بچو:

(۱) اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ (۲) جادو کرنا۔ (۳) اس جان کو ہلاک کرنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ (۴) سود کھانا۔ (۵) یتیم کا مال کھانا۔ (۶) لڑائی کے دن پیٹھ موڑنا۔ (۷) بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر اتہام لگانا۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو کسی مسلمان کا حق جھوٹی قسم کھا کر دبا لے گا تو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا اور دوزخ واجب کر دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! اگر معمولی چیز ہو؟" آپؐ نے فرمایا "اگرچہ پیلو کی ایک لکڑی ہی ہو"۔

(مسلم۔ حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثیؓ)

(۳۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر تم کسی بات پر قسم کھالو پھر اس سے بہتر بات دیکھو تو اس کو اختیار کر لو اور قسم کا کفارہ دے دو"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ بن جندبؓ)

نوٹ : کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام کو آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا جس سے ان کا بدن ڈھک جائے یا تین روزے رکھنا۔

(۳۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پناہ مانگے اس کو پناہ دو۔ جو تم سے اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے، اس کا سوال پورا کرو۔ جو تمہاری دعوت کرے، تم اس

کی دعوت قبول کرو اور جو کوئی تم پر احسان کرے اس کا بدلہ دو' اگر تمہارے پاس بدلہ دینے کے لائق کوئی چیز نہیں تو اس کے لیے دعا کرو اور اتنی دعا کہ سمجھ لو اس کا بدلہ ہو گیا"۔

(ابوداؤد' نسائی۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۳۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی قبر بنانے' اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(مسلم۔ حضرت جابرؓ)

(۳۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بلا ڈھانکے ہوئے ایک پیالے میں دودھ لایا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

"اسے ڈھانک کر کیوں نہیں لائے (اگر کچھ نہ تھا تو) لکڑی ہی اس پر رکھ لاتے"۔

(مسند احمد۔ حضرت جابرؓ)

(۴۰) حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "جس آدمی کو غسل کی حاجت ہو گئی ہو کیا اسے (بلا غسل) سونا جائز ہے؟" فرمایا "ہاں! اور (صفائی پسند آدمی کو) چاہیے کہ وہ نماز کا جیسا وضو کر لیا کرے"۔

(مسند احمد۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۴۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم کسی شہر میں طاعون کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہاری ہی جگہ واقع ہو تو وہاں سے نہ نکلو"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت اسامہؓ)

نوٹ : اس حدیث شریف سے ہمیں یہ تعلیم ملتی ہے کہ جانتے بوجھتے ہوئے اپنے آپ کو کسی مصیبت میں نہ ڈالنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس کا مقابلہ کرنا چاہیے اور ہمت نہ ہارنا چاہیے۔

(۴۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اس شخص پر اللہ کی رحمت نہ ہو گی جو انسانوں پر رحم نہ کھائے گا اور ان کے

ساتھ ترحم کا معاملہ نہ کرے گا''۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ)

(۴۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''تم زمین والی مخلوق کے ساتھ رحم کا معاملہ کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا''۔

(ابوداؤد، ترمذی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۴۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال (کنبہ) ہے اس لیے اللہ کو زیادہ محبوب اپنی مخلوق میں وہ آدمی ہے جو اللہ کی عیال کے ساتھ احسان اور اچھا سلوک کرے۔

(بیہقی۔ حضرت انسؓ و ابن مسعودؓ)

(۴۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کا پیٹ (بھوک کی وجہ سے) اس کی کمر سے لگ گیا تھا تو آپؐ نے فرمایا:

''لوگو! ان بے زبان جانوروں کے معاملے میں خدا سے ڈرو (ان کو اس طرح بھوکا نہ مارو)۔''

(ابوداؤد۔ حضرت سہیل بن حنظلہؓ)

(۴۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک گدھے پر پڑی جس کے چہرے پر داغ دے کر نشان بنایا گیا تھا تو آپؐ نے فرمایا ''اس پر خدا کی لعنت جس نے یہ کیا''۔

(مسند احمد۔ حضرت جابرؓ)

(۴۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''ایک بدچلن عورت کی اسی عمل پر بخشش ہوگئی کہ وہ ایک کتے کے پاس سے گزری جو ایک کنویں کے پاس اس حالت میں (چکر کاٹ رہا) تھا کہ اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی اور وہ ہانپ رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس سے مرجائے۔ اس عورت نے اپنے پاؤں سے چمڑے کا موزہ اتارا پھر اپنی اوڑھنی میں اس کو باندھا اور اس پیاسے کتے کے لیے پانی نکالا (اور پلایا) تو اسی پر اس کی مغفرت کا فیصلہ فرمادیا گیا''۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۴۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"ایک ظالم عورت کو ایک بلی کو مار ڈالنے کے جرم میں عذاب دیا گیا۔ اس نے اس بلی کو بند کرلیا۔ نہ تو خود اسے کچھ کھانے کو دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ حشرات الارض سے اپنا پیٹ بھرلیتی۔ (اس طرح اسے بھوکا تڑپا تڑپا کر مار ڈالا)۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ و ابوہریرہؓ)

اچھا ذکر کرنے والا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ کا ذکر کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے"۔

(بخاری۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھے۔ جب بندہ مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ کو اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو ایسے مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے مجمع میں)"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے"۔

(ترمذی۔ حضرت جابرؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی خبر دے دوں؟" عرض کیا گیا "یا رسولؐ اللہ! ارشاد فرمائیے"۔ آپ نے فرمایا:

" لا حول و لا قوة الا باللہ"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا کوئی دن میں ایک ہزار نیکی کمانے سے عاجز ہے"؟ ایک شخص نے عرض

کیا "یا رسولؐ اللہ! بھلا دن بھر میں ایک ہزار نیکی کون کر سکتا ہے؟" آپؐ نے فرمایا "سبحان اللہ" سو بار پڑھ لینے سے ایک ہزار نیکیاں حاصل ہو جائیں گی یا ہزار گناہ اس سے مٹا دیے جائیں گے"۔

(مسلم۔ حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ)

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر تو ہلکے پھلکے ہیں مگر میزان میں بہت بھاری ہوں گے اور خدائے رحمٰن کو بہت پیارے ہیں۔ وہ یہ ہیں :

سبحان اللہ و بحمد ہ سبحان اللہ العظیم

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(٧) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" **سبحان اللہ** اور **الحمد للہ** اور **لا الہ الا اللہ** اور **اللہ اکبر** کہنا مجھے ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جن پر سورج نکلتا ہے"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(٨) صبح و شام پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا تلقین فرمائی ہے:

"**اللھم فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشھادۃ رب کل شئی و ملیکہ اشھد ان لا الہ الا انت اعوذبک من شر نفسی و شر الشیطان و شرکہ**۔

(اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب و حاضر کے جاننے والے! ہر چیز کے مالک و مربی! میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ ہی سے پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے)"۔

(ترمذی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ)

(٩) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص یہ دعا پڑھے گا، قیامت کے دن خدا ضرور اس کو راضی کر دے گا:

رضینا باللہ ربا و بالاسلام د ینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا و رسولا

(ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ

وسلم کے نبی و رسول ہونے پر)

(حصن حصین۔ حضرت انسؓ)

(۱۰) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دن دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ ان میں جو زیادہ عزت والا تھا اس نے چھینک پر الحمد اللہ نہیں پڑھا اور دوسرے نے پڑھا۔ چناں چہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے کو یرحمک اللہ پڑھ کر جواب دیا تو عزت دار نے کہا "مجھے آپؐ نے چھینک کا جواب نہیں دیا"۔ آپؐ نے فرمایا "اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو میں نے اسے یاد کیا اور تو نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو میں نے بھی تجھے بھلا دیا۔"

(مسند احمد۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

نوٹ : **یرحمک اللہ** سن کر چھینکنے والا جواب دے۔ **یھد یک اللہ** (خدا آپ کو ہدایت بخشے)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث

(اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں گندگی اور گندی چیزوں سے)۔

(ترمذی۔ حضرت انسؓ)

(۱۲) جب آپ پاخانے سے نکلتے تو کہتے:

غفرانک اللھم (اے اللہ! ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں)۔

(حصن حصین۔ حضرت عائشہؓ)

(۱۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کو جاتے تھے تو اس کے سرہانے بیٹھتے تھے اور اس کے بعد سات بار فرماتے **اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک** (میں سوال کرتا ہوں عظیم اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے، کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے)۔

(مشکوہ۔ حضرت ابن عباسؓ)

(۱۴) جب پہلی تاریخ کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:۔

اللھم اھلہ علینا بالامن و الایمان و السلامتہ و الاسلام و التوفیق لماتحب وترضی ربی و ربک اللہ ۔

(اے اللہ! اس چاند کو ہم پر خیروبرکت' ایمان و سلامتی اور اسلام اور اس چیز کی توفیق دینے کے ساتھ نکال جس سے تو راضی ہوتا ہے اور پسند کرتا ہے۔ میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے)۔

(حصن حصین)

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر نکلتے تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر فرماتے:

بسم اللہ توکلت علی اللہ اللھم انی اعوذبک من ان نزل او نزل و ان نضل او نضل او نظلم او یظلم علینا او نجھل او یجھل علینا ۔

(اللہ ہی کے نام سے (میں نکلتا ہوں اور) میں نے اللہ پر بھروسا کیا۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں (اس بات سے) کہ ہمارے قدم ڈگمگائیں یا کوئی دوسرا ہمیں ڈگمگا دے' ہم خود بھٹک جائیں یا کوئی اور بھٹکا دے' ہم خود کسی پر ظلم کر بیٹھیں یا کوئی اور ہم پر ظلم کرے' ہم خود نادانی کر بیٹھیں یا کوئی اور ہمارے ساتھ نادانی کی حرکت کر بیٹھے)

(مسند احمد۔ حضرت ام سلمہؓ)

(۱۶) گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے تو شیطانی وساوس سے بچا رہے گا:

بسم اللہ توکلت علی اللہ و لاحول و لا قوۃ الا باللہ ۔

(اللہ کے نام سے' اللہ ہی پر میں نے بھروسا کیا اور اللہ کی مدد کے بغیر کوئی چارہ گری اور کوئی قوت حاصل نہیں ہو سکتی)۔

(ترمذی۔ حضرت انسؓ)

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب آدمی اپنے گھر میں آئے تو پہلے یہ دعا پڑھے اور پھر گھر والوں سے السلام علیکم کہے:

اللھم انی اسئلک خیر المولج و خیر المخرج' بسم اللہ ولجنا' و بسم اللہ خرجنا' وعلی اللہ ربنا توکلنا

(اے اللہ! میں تجھ سے گھر میں داخل اور خارج ہونے کی بہتری مانگتا ہوں' ہم اللہ کے نام پر داخل ہوئے اور اللہ کے نام پر نکلے اور اپنے رب پر توکل کیا)۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابومالک اشعریؓ)

(۱۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو بندۂ خدا بھی ہر صبح اور شام تین تین بار یہ دعا پڑھ لے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی:

بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیئی فی الارض و لا فی السماء و ھو السمیع العلیم

(اللہ کے نام سے' جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز گزند نہیں پہنچا سکتی۔ وہ سننے اور جاننے والا ہے)۔

(سنن اربعہ۔ حضرت عثمانؓ بن عفان)

(۱۹) جب کسی کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھے تو اظہار ہمدردی کرے اور دل میں یہ دعا پڑھے:

الحمد للہ الی عافانی مما ابتلاک بہ و فضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا

(اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت و تکلیف سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت بخشی)

(ترمذی۔ حضرت عبداللہؓ ابن عمرؓ)

(۲۰) جب پہلی رات کا چاند دیکھے تو پڑھے:۔

اللہ اکبر' اللھم اھلہ علینا بالامن و الایمان و السلامتہ و الاسلام و التوفیق لما تحب و ترضی' ربنا و ربک اللہ

(اللہ سب سے برتر ہے' اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن وایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ نکال اور اس کام کی توفیق کا موجب ٹھہرا جو تجھے محبوب اور پسند ہے۔

اے چاند! ہمارا اور تیرا رب اللہ ہے)۔

(ترمذی۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۲۱) جب قبرستان سے گزرے تو یہ دعا پڑھے:۔

السلام علیکم اھل الد یار من المومنین والمسلمین و انا ان شاء اللہ بکم للاحقون' نسال اللہ لنا و لکم العافیتہ

(اے اس دیار کے رہنے والے مومن اور مسلم باسیو! تم پر سلام ہو' ان شاء اللہ ہم تم سے عنقریب آملیں گے۔ ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے آسایش وعافیت کا سوال کرتے ہیں)۔

(مسلم۔ حضرت بریدہ ابن الحسینؓ)

(۲۲) جب کسی پریشانی یا رنج وغم میں گھر جائے تو یہ دعا پڑھے:

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث ۔

(اے زندۂ جاوید ہستی! اے کائنات کے منتظم! تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں)۔

(ترمذی۔ حضرت انسؓ)

(۲۳) غصہ دور کرنے کے لیے یہ پڑھے:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔

(اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان رجیم سے)۔

(متفق علیہ۔ حضرت سلیمانؓ بن صرد)

(۲۴) اخلاق وصفات حسنہ کے لیے یہ دعائیں ہیں:

(الف) اللھم احسنت خلقی فاحسن خلقی ۔

(اے اللہ! تونے میری صورت اچھی بنائی تو میرے اخلاق بھی اچھے کر)

(ب) اللھم انی اسالک صحتہ فی ایمان و ایمانا فی حسن خلق ۔

(اے اللہ میں تجھ سے صحت ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ مانگتا ہوں)۔

(ج) اللھم قنعنی بما رزقتنی ۔

(اے اللہ مجھے اس پر قانع کردے جو تونے مجھے دیا ہے)۔

(د) اللھم انی اسالک العفو و العافیتہ فی الد نیا و الاخرۃ

(اے اللہ میں تجھ سے معافی اور دنیا و آخرت میں آرام اور سلامتی مانگتا ہوں)۔

(۲۵) سید الاستغفار یہ ہے جس نے شام کے وقت اسے پڑھا اور وہ اسی رات مرگیا' یا صبح پڑھا اور اسی روز مرگیا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔

اللھم انت ربی' لا الہ الا انت' خلقتنی و انا عبدک' و انا علی عھدک و وعدک ماستطعت' اعوذبک من شرما صنعت' ابوء لک بنعمتک علی و ابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

(اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تونے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں' اور جتنی مجھ میں استطاعت ہے میں تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں' اور جو کچھ بھی میں نے کیا اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جن نعمتوں سے تونے مجھے نوازا ہے ان کا اعتراف کرتا ہوں۔ اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں' تو مجھے بخش دے کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔)

(بخاری۔ حضرت شداد بن اوسؓ)

قنوت نازلہ

جب اسلام اور مسلمانوں پر کہیں مظالم ہوں تو اس دعا کو صبح کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھنا چاہیے :

اللھم اھد نا فیمن ھد یت و عافنا فیمن عافیت و تولنا فیمن تولیت و بارک لنا فیما اعطیت و قنا شر ما قضیت فانک تقضی و لا یقضی علیک انہ لا یذ ل من والیت و لا یعز من عادیت تبارکت ربنا و تعالیت نستغفرک و نتوب الیک و صلی اللہ علی النبی۔ اللھم اغفرلنا و للمومنین و المومنات و المسلمین و المسلمات و الف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم و انصرھم علی عد وک و عد وھم' اللھم العن الکفرۃ الذین یصد ون عن سبیلک و یکذ بون رسلک و یقاتلون اولیاء ک اللھم خالف بین

کلمتھم و زلزل اقدامھم و انزل بھم باسک الذی لا تردہ عن القوم المجرمین۔ یا رب العالمین امین۔

بار الہا! تو ہمیں ہدیات دے کر ان لوگوں میں شامل فرما جن کو تو نے ہدایت دی اور ہمیں ہر طرح کے عذاب اور مصیبت سے بچا کر ان لوگوں میں شامل فرما جن کو تو نے عافیت بخشی اور ہماری سرپرستی فرما کر ان لوگوں میں شامل فرما جن کی تو نے سرپرستی فرمائی اور جو کچھ تو نے ہمیں دیا ہے اس میں ہمیں برکت دے اور ہمیں ان تمام برائیوں سے بچالے جن کا آنا تو نے طے فرمادیا ہے کیوں کہ طے کرنا تیرے ہی اختیار میں ہے۔ تیرے فیصلے کے خلاف نہیں کیا جاسکتا۔ بلاشبہ وہ شخص کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا جس کو تو نے اپنی سرپرستی میں لے لیا اور وہ شخص کبھی عزت نہیں پا سکتا جس سے تو نگاہ پھیر لے' تو بہت بزرگی والا ہے اے ہمارے پروردگار' اور بہت بالا و برتر ہے۔ درود و سلام ہو پیارے نبی پر۔ اللہ! ہمیں اور تمام مومن مرد اور مومن عورتوں' مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو بخش دے اور ان کے دلوں کو جوڑ دے' ان کے تعلقات درست فرمادے اور اپنے اور ان کے دشمن پر ان کی مدد فرما۔ اللہ! ان کافروں کو اپنی رحمت سے دور کردے جو تیری راہ سے روکتے' تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیرا دم بھرنے والوں سے جنگ کرتے ہیں۔ اے اللہ! ان کی جمعیت بکھیر دے' ان کے قدم ڈگمگادے اور ان پر اپنا ایسا عذاب نازل فرما جو مجرموں سے نہ ٹلے۔ بار الہا! (ہماری دعا قبول فرما)۔

☆ ☆ ☆